REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۲۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۹ شعبان ۱۴۰۱ ھ — ۲ وفاء ۱۳۶۰ ہش — ۲ جولائی ۱۹۸۱ء

Ch. Mahmood Ahmad
DARUL-MASIH QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۲ جون کے ذریعہ موصول شدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ نیز یہ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۹ احسان (جون) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے بائیں گھٹنے میں بدستور آرتھرائٹس کی تکلیف چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے۔ اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

— مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

# جماعت کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے کثرت سے دعائیں کریں!

## یہ وقتی ادوار ہیں جو مومنوں کی زندگی میں آتے رہتے ہیں!

## دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح اب بھی ہماری مدد کو آئے

### مسجد احمدیہ اسلام آباد میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

اسلام آباد ۵ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جمعہ کی نماز یہاں مسجد احمدیہ میں پڑھائی۔ اور ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں اصل مضمون بیان کرنے سے قبل فلسفۂ دعا پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو یہ پرزور تلقین فرمائی کہ جون کا مہینہ جو باقی رہ گیا ہے۔ اس میں خصوصی طور پر بڑی کثرت سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیوں کو دور فرما دے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ دعا کا طریق اور دعا کا فلسفہ قرآن عظیم میں بیان کر دیا ہے۔ میں نے متعدد بار دوستوں کو بتایا ہے کہ دعا کے بغیر اور دعا کے نتیجہ کے بغیر یہ زندگی زندہ رہنے کے قابل نظر نہیں آتی۔ فرمایا اللہ کی ذات کے متعلق قرآن کریم نے ہمیں یہ علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے۔ اس پر انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ہر جگہ تو ہے لیکن میں اسے کہاں ڈھونڈوں۔ کیا ان GALAXIES (گیلیکسیز) میں اسے تلاش کروں جن کا انسان کو ابھی علم ہی نہیں یا چاند یا سورج یا ستاروں میں اسے تلاش کروں۔ قرآن کریم نے اس بنیادی سوال کا جواب دیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر اور جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دو کہ

اِنِّیْ قَرِیْبٌ

کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہارے پاس ہوں۔ مجھے پانے کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے قرب میں مجھے پاؤ گے خدا تعالیٰ ہمیں کہتا ہے کہ تمہیں مجھے پکارنے کے لئے اونچا بولنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو کچھ تمہارے شعور میں ہے۔ سینوں اور خیالات کے اندر ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
(البقرہ: ۱۸۷)

دعا کو اس کی شرائط کے ساتھ مانگو۔ میں اسے قبول کروں گا۔ فرمایا انسانی زندگی میں نشیب و فراز اونچ نیچ لگی ہوئی ہے۔ یہ زندگی کا خاصہ ہے۔ عسر اور یسر کا بھی قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ اس پس منظر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جون کا مہینہ جو باقی رہ گیا ہے اس میں خصوصی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیوں کو دور کرے اور جس طرح ہمیشہ ہی اپنی ۹۲ سالہ زندگی میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے وہ ہماری مدد کو آئے۔ کیونکہ جس وقت دنیا کے سارے دروازے انسان پر بند ہو جاتے ہیں تو صرف ایک دروازہ ایسا ہے جس کے متعلق یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وہ انسان پر بند نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے۔ اسے کھٹکھٹائیں۔ پریشانیاں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ وقتی ادوار ہیں۔ جو مومن اور حقیقی مسلمان کی زندگی میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں تمہیں آزماؤں گا۔ یہ ادوار آئیں گے۔ لیکن ابدی اور حقیقی خوشیاں اس زندگی میں بھی سوائے مومن کے اور کسی کو نہیں ملتیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ ہماری کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالے۔ اور جس کے ہم مستحق نہیں وہ بھی ہمیں عطا کرے۔ آمین۔

بعد ازاں حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اس کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائیں۔

اس موقعہ پر حسبِ سابق اسلام آباد اور راولپنڈی کے علاوہ مضافات کی جماعتوں کے احباب بھی کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

(منقول از الفضل ۱۱ جون ۱۹۸۱ء)

## بدر کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک دلی خواہش

۷ مارچ ۱۹۵۲ء سے ہفت روزہ "بدر" قادیان کا باقاعدہ اجراء عمل میں آیا۔ پہلے شمارے کے لئے سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازراہِ شفقت جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا اس میں حضورؓ نے خصوصی دعاؤں سے نوازتے ہوئے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس اخبار کو چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کر سکیں۔ اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے۔ اور وسیع الاشاعت ہو جائے۔" (آمین)

(بدر مجریہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ر وفاء ۱۳۶۰ ہش

# رمضان المبارک، رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا مہینہ

بدر کا یہ پرچہ جب قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہوگا اُس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہِ رمضان المبارک اپنی پوری رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہوگا۔ اور وہ افراد بہت ہی خوش قسمت ہوں گے کہ جن کی زندگی میں ایک بار پھر یہ بابرکت ایام آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس ماہ کی بہت عظمت و اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آج کے اس مختصر نوٹ میں ہم اسی بابرکت مہینہ کی بابت چند باتیں ہدیۂ قارئین کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ:- اے ایمان والو! روزہ تم پر اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی فرضیت بیان فرما دی اور ساتھ ہی یہ امر بھی واضح فرما دیا کہ روزہ رکھنے کے نتیجہ میں تمہارے اندر خشیت اللہ پیدا ہو جائے گی۔ اور گناہوں سے بچنے کے لئے تم اللہ کو ڈھال بنا لوگے گویا تم متقی بن جاؤ گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان کے بارہ میں فرمایا ہے کہ —— "جب ماہِ رمضان کا آغاز ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے —— فرمایا مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار میری خاطر کھانا پینا اور ازدواجی تعلق چھوڑتا ہے۔ پس روزہ سراسر میرے لئے ہے اور مَیں اس کی جزا ہوں" (بخاری شریف)

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں روزہ رکھنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کی خاطر ضروری ہے کہ روزہ دار باقاعدہ پنج وقتہ نماز۔ نمازِ تہجد۔ ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ کلام پاک کا بخوبی اہتمام کرے اور اپنا زیادہ وقت انہی اُمور کی سر انجام دہی میں صرف کرے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے بے پناہ افضال و برکات نازل ہوتے ہیں۔ اور جو انسان جتنی کوشش کرتا ہے، جتنا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور جتنا عبادات و ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے اسی قدر وہ ان فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے کا حق دار بنتا ہے۔ تمام عبادات میں سے روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں روزہ دار اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اُس کی رضا کے حصول کی خاطر کچھ وقت کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بہت زیادہ مجاہدہ کرتا ہے اسی لئے اس کی جزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس کی جزا ہوں۔ مَیں اُس انسان کا ہو جاتا ہوں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جائے اور جس کا خدا ہو جائے اُس کو کسی اور شے کی کیا احتیاج باقی رہ سکتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد ہو جائے۔ اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجرِ عظیم ہے" (ملفوظات جلد ۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں آپ صدقہ و خیرات بہت زیادہ کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا ہاتھ صدقہ و خیرات کرنے میں تیز آندھی سے بھی آگے نکل جاتا۔ گویا باقی عبادات کے علاوہ اُسوۂ نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان ایام میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کئے جائیں۔ اسی طرح ان ایام میں اُن تمام آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجا لایا کرتے تھے۔ کہ روزہ دار جھوٹ نہ بولے، گالی گلوچ تو بُری بات ہے، اگر غصہ آ جائے تو روزہ دار کہے کہ اِنِّیْ صَائِمٌ (مَیں روزہ دار ہوں) اور لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے۔ کیونکہ جو شخص روزہ رکھ کر بھی اِن بُری باتوں سے باز نہیں آتا اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسا شخص خواہ مخواہ بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کر رہا ہے جبکہ اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔

صحتِ نیت کے ساتھ روزہ رکھنے کے نتیجہ میں انسان کی قوتِ قدسیہ میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ رُوحانی مدارج کو طے کرتا ہُوا اُس مقام تک چلا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ (سُورۃ البقرہ)

کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو ان کو کہہ دو کہ میں قریب ہوں اور پُکارنے والے کی پکار کو جب وہ پُکارتا ہے سُنتا ہوں۔

جو انسان روزہ دار نہیں، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتا اُس نے اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہی کیا ہے۔ پکارے گا تو وہی کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، اُس کے قُرب تک پہنچنے کی خواہش اور صحیح معنوں میں حصولِ رضائے الٰہی کی کوشش ہوگی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے ان دنوں خدا تعالیٰ اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے آؤ آ کر لے جاؤ" (الفضل ۹ر اپریل ۱۹۲۸ء)

—— (باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر) ——

# ہو دیدِ رُوئے یار تجھے کس طرح نصیب!

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ دُعَاءَ قَلْبٍ لَاہٍ غَافِلٍ (حدیث)
اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور غافل دِل کی دعا قبول نہیں کرتا

غافل! خدا سے اپنے کبھی دِل لگا کے دیکھ
سینے میں، اُس کے پیار کے دیپک جلا کے دیکھ
دُنیا کے مہوشوں کی رَوِش تُو نے دیکھ لی
اُلفت کی پینگ یارِ ازل سے بڑھا کے دیکھ
حاصل ہُوا نہ حُسنِ مجازی سے کچھ تجھے
ہستی کو اپنی اُس کے لئے اب مٹا کے دیکھ
ہو دیدِ رُوئے یار تجھے کس طرح نصیب
آنکھوں سے پردۂ شرک و دُوئی کے ہٹا کے دیکھ
چین و سکونِ قلب کا طالب ہے تُو اگر
گُلِ یادِ حق کے گُلشنِ دِل میں کھلا کے دیکھ
کُندن سا بن کے دمکے گا سینے میں دِل تِرا
عشقِ نبیؐ کی آگ میں اِس کو جلا کے دیکھ
ہیں کتنے مُلک تیری اُڑانوں کے منتظر!
دِیں کے لئے تو گھر سے ذرا دُور جا کے دیکھ
رہ گام زن رسُولؐ کی رہ پر بصدِ خلوص
پھر وقت جب پڑے تو خدا کو بُلا کے دیکھ
نفرت سے پیش آتے ہیں تجھ سے جو بے سبب
اُن کو شرابِ مہر و محبت پلا کے دیکھ
خالی بھی جیب ہو تو وہ بھر دیتا ہے اُسے
اِس نسخہ کو تُو راہِ خدا میں لُٹا کے دیکھ
اُس سا نہیں دیالو کوئی دو جہان میں
ہو جا اُسی کا اور اُسے اپنا بنا کے دیکھ
درماں ترے غموں کا دُعائے سحر بھی ہے
تیرہ شبوں میں تیر دُعا کے چلا کے دیکھ
صدیقؔ تیرے کام بڑا آئے گا یہ گُر ذرا
تو بیکسوں غریبوں کی بگڑی بنا کے دیکھ

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ حال مغلپورہ لاہور)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کے سب سے بڑے انسان ہیں

## یہ بات صرف ہم نہیں کہتے غیر مسلم دُنیا کے ذہین لوگ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں

### خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۷ ویں سالانہ تربیتی کلاس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

ربوہ ۷ ہجرت (مئی)۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۷ ویں ۱۵ روزہ تربیتی کلاس ۲۴ ر شہادت (اپریل) سے ۷ ر ہجرت (مئی) تک جاری رہنے کے بعد آج یہاں قبل از نماز مغرب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔

اختتامی اجلاس میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ اور اپنے خدام کو خطاب سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج شام چار بجے کے قریب ہی اسلام آباد سے بذریعہ کار ربوہ پہنچے تھے۔ آج کی اختتامی کارروائی کے باضابطہ آغاز سے قبل جناب ناظر صاحب دیوان محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے تربیتی کلاس کے امتحان میں مختلف مضامین میں نمایاں پوزیشنیں لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

بعد ازاں ۶ بجکر ۸ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایوانِ محمود کے شرقی دروازے سے ہال میں داخل ہوئے۔ حضور کے داخل ہوتے ہی تمام خدام و زائرین ادب سے کھڑے ہوگئے۔ اور تمام خدام نے قدرے بلند آواز میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد شروع کر دیا۔ جب تک حضور انور سٹیج پر تشریف لائے یہ مقدس ذکر جاری رہا۔ سٹیج پر آکر حضور نے خدام کی طرف ہاتھ ہلایا۔ اور انہیں بیٹھنے کا حکم دیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم عارف صاحب سرگودہا کی تلاوت قرآن کریم سے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں حضور نے خدام سے ان کا عہد دوہروایا۔ اس کے بعد حضور نے تربیتی کلاس کے امتحان میں مجموعی طور پر اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اوّل انعام شفقت اللہ ناصر صاحب نے۔ دوم علیم الدین صاحب ربوہ نے اور سوم انعام رفیع احمد صاحب طاہر نے حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چھ بجکر ۸ منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ جو ۱۴ دن آپ نے تربیتی کلاس کے دوران ربوہ میں گزارے اس دوران میں ربوہ سے باہر رہا۔ حضور نے اس کی وجوہات بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک وجہ تو یہ تھی کہ جو لمبا سفر چار ماہ کا تین برِّاعظموں میں اشاعتِ دینِ حق کے لئے کیا اور اس سے واپسی کے ساتھ ہی اجتماعات شروع ہوگئے۔ پھر جلسہ سالانہ آگیا۔ اور پھر بعض دوسرے ضروری کام پڑتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں باوجود کوشش کے ایک دن بھی آرام نہ کرسکا۔ اس کا اثر میری قوت [illegible] وقت پر یہ ہوا کہ میں نے کمزوری محسوس کی۔ حضور نے ربوہ سے اپنی غیر حاضری کی دوسری وجہ بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ دوسری وجہ یہ ہوئی کہ مجھے گردے کی انفکشن ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء کو ہوئی۔ اور تیرہ ماہ کے عرصہ میں وقفے وقفے سے بار بار ہوتی رہی۔ یہ لمبا عرصہ میں نے اینٹی بایوٹک دوائیں کھاتے میں گزارا۔ تیرہ ماہ کے بعد یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگیا کہ بیماری زیادہ ضعف پیدا کر رہی ہے یا ڈاکٹروں کی دوائیں؟ چنانچہ تیرہ ماہ کے بعد میں نے ڈاکٹروں کی ہدایت کے باوجود دوائیں چھوڑ دیں۔ اور یہاں سے اسلام آباد چلا گیا بظاہر آرام کرنے کے لئے حضور نے فرمایا کہ میرا آرام بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ میں نے اسلام آباد جاکر یہ کہا کہ تین دن میرے آرام کرنے کے ہیں۔ اور یہ تین دن وہ ڈاک دیکھنے میں لگ گئے جو میری چند روز پیشتر کی بیماری کی وجہ سے رُکی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے مجھے آرام مل گیا۔ اور وہ اس لئے کہ میرے ذہن سے بوجھ اُتر گیا۔ اور آب و ہوا کی تبدیلی کے نتیجہ میں میں نے محسوس کیا کہ میری صحت عود کر رہی ہے۔ اور طاقت بڑھ رہی ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نے بغیر ان ادویہ کے مجھے صحت دے دی ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دوائی تو ضرور کھانی چاہیئے دوائی نہ کھانا تو خدا تعالیٰ کی ناشکری کرنا ہے۔ حضور نے اپنی صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے یہ ہوا کہ میں آج یہاں اچانک پہنچ گیا۔ وہیں (اسلام آباد) سے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں پانچ بجے تک یہاں پہنچ جاؤں گا۔ تاکہ اپنے چھوٹے بچوں اور خدام سے ملاقات کرسکوں۔ الحمد للہ ثمّ الحمد للہ کہ میں وقت پر پہنچ گیا۔ اور ملاقات ہوگئی۔

حضور نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے مختلف موضوعات پر سبق سیکھے۔ تقریریں سنیں۔ آپ کو سوالات کا وقت بھی دیا گیا۔ (اس موقعہ پر حضور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد صاحب سے پوچھا کہ کیا طلباء کو سوالات کرنے کی مہلت دی جاتی ہے؟ صدر صاحب نے کہا کہ ایسا کیا جاتا ہے)

حضور نے فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ ہر قسم کا سوال آپ کریں۔ بعض بچے اور نوجوان سوال کرنے سے شرماتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہر قسم کا سوال ہمیں بھی فائدہ دیتا ہے اور آپ کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ اس لئے یاد رکھیں کہ جو بھی ادھر اُدھر کی بات آپ اپنے متعلق۔ اسلام کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق سُنیں جو بات بھی محسوس کریں سوالات کرنے کی مجالس میں اسے کہہ دیا کریں۔

حضور نے اس ضمن میں اپنے حالیہ سفر کا ایک واقعہ سُنایا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اچھے پڑھے لکھے مسلمان سے میری ملاقات ہوگئی۔ باتوں باتوں میں اس نے مجھ سے کہا کہ یہ کیا ہے کہ ایک شخص کو کہہ دیا گیا کہ وہ نوعِ انسان میں سب سے بڑا ہے (صلے اللہ علیہ وسلم) حضور نے فرمایا کہ مجھے غصہ نہیں آیا۔ مجھے اس پر رحم آیا۔ میں نے اُسے جواب دیا کہ واقعہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم نوعِ انسان کے سب سے بڑے انسان ہیں۔ اور یہ بات صرف ہم نہیں کہتے بلکہ غیر مسلم دُنیا کے ذہن بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو ایک غیر مسلم عیسائی کی لکھی ہوئی ایک کتاب کے بارے میں بتایا جس نے دُنیا بھر کی تاریخ کے ایک سو آدمیوں کے حالات پر مشتمل کتاب لکھی ہے۔ اور ان سب کا ذکر اس نے ان کی اہمیت اور دُنیا کو متاثر کرنے کے لحاظ سے ترتیب وار کیا ہے۔ یعنی جس نے دُنیا کو زیادہ متاثر کیا ہے اس کا نام پہلے اور جس نے اس سے کم اثر دُنیا پر ڈالا ہے اس کا نام بعد میں۔ حضور نے فرمایا کہ اُس شخص نے اس کتاب میں پہلے نمبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک تحریر کیا۔ اور آپ کے حالات تفصیلی طور پر بیان کئے ہیں۔ اور اس نے لکھا ہے کہ میں نے بڑا غور کیا کہ وہ تمام باتیں جو ایک بڑے انسان میں پائی جانی چاہئیں وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں پائی جاتی ہیں۔ اس پر عیسائیوں نے بڑے اعتراضات کئے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے جس شخص کو نمبر ایک سمجھا لکھ دیا ہے۔ میں نے یسوع مسیح کو نمبر ایک نہیں سمجھا تو نہیں لکھا۔

(باقی)

(منقول از الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۸۱ء)

## اعلانِ نکاح

● مورخہ ۱۸ر مئی ۱۹۸۱ء کو بمقام امروہہ ضلع مراد آباد خاکسار نے عزیزہ بدر جہاں بنت مکرم خورشید احمد صاحب ساکن امروہہ کا نکاح عزیز محمد یوسف صاحب ولد مکرم عبد العزیز صاحب امروہہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے (Rs. 5000/-) حق مہر پر۔ اور ● عزیزہ قمر جہاں بنت مکرم خورشید احمد صاحب ساکن امروہہ کا نکاح عزیز رفیق احمد صاحب ولد مکرم مشتاق احمد صاحب امروہہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے (Rs. 5000/-) حق مہر پر پڑھا۔

متعلقین نے مختلف مدات میں چندہ ادا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

## مولانا منت اللہ صاحب رحمانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی پیدا کردہ غلط فہمی کا ازالہ

# ہندوستان کی ہائی کورٹوں کے فیصلے

# احمدی مسلمان ہیں

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی مسلمان ہیں اور اُن کا مذہب اسلام ہے اور وہ ارکانِ اسلام پر صدق دل سے ایمان رکھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ ان کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صمیم قلب سے خاتم النبیین اور سید المرسلین یقین کرتے ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشقِ صادق۔ غلام اور اُمتی اور قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری کا مجدد۔ مسیح موعود اور مہدیٔ معہود مانتے ہیں۔ جن کی بعثت کی غرض خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ اپنے قیام سے لے کر آج تک اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ اور ہمیں اس بات پر فخر اور ناز ہے کہ اس جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لاکھوں انسانوں کو کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہو رہی ہے۔ جس کا ہمارے مخالفین کو بھی با دلِ نخواستہ اعتراف و اقرار ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مہدویت کے بعد ہی سے متعصب علماء کی طرف سے آپ اور آپ کی جماعت کے خلاف فتاویٰ کفر شائع ہوئے۔ احمدیوں کے خلاف فتنہ و شر برپا کیا گیا۔ ان کا سماجی و معاشرتی بائیکاٹ کیا گیا۔ اور کبھی ان کو عدالتوں میں گھسیٹا گیا۔ مگر یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ متحدہ ہندوستان اور تقسیم (۱۹۴۷ء) کے بعد بھی ہندوستان کی متعدد ہائی کورٹوں نے فریقین کے علماء و وکلاء سے دلائل و نظائر سُن کر احمدیوں کے بارہ میں یہی فیصلہ دیا کہ

"احمدی مسلمان ہیں"

گو ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی عدالت یا اسمبلی یا پارلیمنٹ کسی شخص کے ایمان و مذہب کے بارہ میں کوئی فیصلہ کرنے کا حق نہیں رکھتی۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب و عقیدہ کا خود اقرار و اعلان کرے اور اس کا اپنا اقرار ہی اس کے مذہب کے بارہ میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اسی حق کو یو این او (U.N.O) کے "حقوق انسانی کے منشور" (۱۹۴۸ء) میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم احمدیوں کو اپنے "مسلمان" ہونے کو ثابت کرنے کے لئے کسی عدالتی فیصلہ کی احتیاج نہیں۔ ہمارے عقائد اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید اور احادیث اور سُنتِ نبویہ صلعم کے عین مطابق ہیں۔ ہمارا لٹریچر شائع شدہ موجود ہے۔ اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں ہماری خوشکن اور نتیجہ خیز تبلیغی مساعی ہمارے ایمان و اسلام پر شاہدِ ناطق ہیں۔ اس لئے اگر کوئی عدالت یا اسمبلی ہمارے ایمان و عقائد کے بارہ میں کبھی کوئی غلط فیصلہ دے بھی دے تو ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم اپنے ایمان و عقائد کو خوب جاننے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہم نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان ہیں تو ساری دنیا بھی ہمیں اگر غیر مسلم قرار دے دے تو اس سے ہم غیر مسلم نہیں ہو جائیں گے۔

## مسلم پرسنل لا کے جنرل سیکرٹری کا اعلان

ماہ مئی ۱۹۸۱ء کی ابتداء میں حیدرآباد دکن میں مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سیکرٹری مولانا منت اللہ رحمانی صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ

(الف) "مسلم پرسنل لا بورڈ میں صرف قادیانی نمائندہ شامل نہیں کیونکہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ اور ہندوستان میں بھی ۱۹۱۲ء ہی میں انہیں قانونی طور پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔"

(اخبار "رہنمائے دکن" حیدرآباد ۳ر مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۱)

اخبار سیاست حیدرآباد ۳ر مئی ۱۹۸۱ء کے آخری صفحہ پر یہ رپورٹ اس طرح درج ہے۔

(ب) "مولانا منت اللہ رحمانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا ہے کہ ہندوستانی قادیانی بھی مسلمان نہیں ہیں۔ جماعت اسلامی ہند کے سربراہ مولانا محمد یوسف نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا۔ جب پریس کانفرنس میں ایک رپورٹر نے اُن سے پوچھا کہ بورڈ میں کن کن مسلم فرقوں کو نمائندگی دی گئی ہے تو یہ جواب دیا کہ قادیانی فرقہ کے سوا جن کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، بورڈ میں دیگر تمام فرقوں کے نمائندے شامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومتِ پاکستان کی جانب سے قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے سے بہت پہلے ہی ۱۹۲۲ء کے بھاگل پور ججمنٹ میں واضح کیا گیا تھا کہ ہندوستانی قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔"

(سیاست ۳ر مئی ۱۹۸۱ء)

## غلط فہمی پیدا کرنے کی مذموم کوشش

ہمیں بڑے افسوس سے تحریر کرنا پڑتا ہے کہ مولانا منت اللہ رحمانی اور جماعت اسلامی ہند کے سربراہ مولوی محمد یوسف صاحب نے بڑی دیدہ دلیری سے حقائق کو چھپاتے ہوئے خلافِ واقعہ بات بیان کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط فہمی پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ کیونکہ ۱۹۱۲ء یا ۱۹۲۲ء میں (اخبار رہنمائے دکن اور اخبار سیاست حیدرآباد کی رپورٹوں میں سن مختلف درج ہے) یا اس سے آگے پیچھے بھاگلپور کی کسی عدالت میں ایسا کوئی ججمنٹ اور فیصلہ نہیں ہوا۔ جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو۔ ہمیں ہرگز اُمید نہ تھی کہ یہ مسلمان علماء جو ایک بہار میں امیر شریعت اور دوسرے جماعت اسلامی ہند کے سربراہ ہونے کے مدعی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خوف و خشیت کو ترک کر کے اس قسم کی کذب بیانی سے کام لیں گے۔ لیکن چونکہ ان علماء کی سیادت و قیادت چمک نہیں سکتی جب تک وہ عوام میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف کوئی جذبہ پیدا نہ کریں۔ اس لئے ان کو جماعت احمدیہ کے خلاف کذب بیانیوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت دے۔ آمین۔

## واقعہ کی اصل حقیقت

ہم اپنے نیک دل اور حقیقت پسند قارئین کے علم و اطلاع کے لئے یہ تحریر کرتے ہیں کہ صوبہ بہار کے شہر مونگھیر۔ بھاگلپور اور اس کے مضافات میں کچھ اصحاب جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے مونگھیر میں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب جماعت کے ایک معزز اور مخلص رکن تھے۔ ایک مسجد کی تولیت و امامت اُن کے خاندان میں چلی آتی تھی۔ ان کے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے دیگر احباب بھی اُن کی امامت میں اس مسجد میں نماز ادا کرنے لگے۔ محلہ دار اس پر معترض ہوئے انہوں نے حکیم صاحب کی امامت و تولیت سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے سے حکیم صاحب اسلام سے مرتد ہو گئے ہیں اور مسجد کی تولیت و امامت کے وہ اہل نہیں رہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے افراد بھی مسجد میں داخل ہونے اور وہاں فرداً فرداً یا با جماعت نماز ادا کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ ۱۹۱۵ء میں یہ معاملہ دیوانی عدالت میں گیا۔ ابتدائی عدالت میں محمد ابراہیم صاحب سب جج نے قرار دیا کہ احمدی جماعت کے افراد کافر نہیں مسلمان ہیں چونکہ ان کے عقائد اور بعض رسوم دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں اور محلہ داروں کی کثرت ان عقائد کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے جماعتِ احمدیہ کے افراد مسجد میں فرداً فرداً نماز تو ادا کر سکتے ہیں لیکن اپنے میں سے کسی فرد کی امامت میں نماز ادا نہیں کر سکتے۔

اس فیصلہ کے خلاف دونوں فریق نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل دائر کی۔ ڈسٹرکٹ جج نے سب جج صاحب کا فیصلہ بحال رکھا۔ فریقین نے پٹنہ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ فریقِ مخالف کا مطالبہ تھا کہ

جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیا جائے۔ اور انہیں مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا جائے۔ حکیم خلیل احمد صاحب کا مطالبہ تھا کہ انہیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس کیس کی سماعت پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ایڈورڈ شیمیر اور مسٹر جسٹس روشنی نے کی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے پٹنہ ہائی کورٹ میں ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء کو مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پیش ہوئے۔ اور مخالف فریق کی طرف سے مظہر الحق صاحب وکیل پیش ہوئے۔ مکرم چودھری صاحب نے عدالت عالیہ کو بتایا کہ محمڈن لاء کی رُو سے عدالت ماتحت نے میرے موکلوں (احمدیوں) کو مسلمان قرار دیا ہے۔ اس لئے ہم اس رعایت کے مستحق ہیں کہ ہم مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کر سکیں۔ مخالف وکیل نے اس امر پر زور دیا کہ احمدی کافر ہیں۔ وہ مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتے۔ فریقین کے وکلاء کی بحث کے بعد ہائی کورٹ پٹنہ نے جنوری ۱۹۱۷ء کو یہ فیصلہ دیا کہ :-

"احمدی مسلمان ہیں۔ اگرچہ کثیر مسلمانوں کے بعض عقائد سے اُن کو شدید اختلاف ہے اور احمدی مسجد میں داخل ہونے کے حق دار اور مجاز ہیں اگر وہ چاہیں"

(ملاحظہ ہو پٹنہ لاء جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ مقدمہ حکیم خلیل احمد بنام [illegible] اسرائیل)

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عدالت عالیہ نے اپنے فیصلہ کے آخر میں اپیل کنندگان کو پریوی کونسل لنڈن میں جانے کی اجازت بھی مرحمت فرما دی تھی۔ لیکن تین عدالتوں میں نامرادی کے بعد فریق مخالف کو پریوی کونسل میں جانے کی جرأت نہ ہوئی۔

یہ ہے اس سارے قضیہ کی روئیداد اور اس کا نتیجہ۔ یہ ہے "بھاگلپور کا فیصلہ" کہ جو ہندوستان کے دو ذمہ دار عالموں نے جماعت احمدیہ کے متعلق دیدہ و دانستہ اور نہایت دلیری سے یہ اعلان کیا کہ :-

"ہندوستان میں ۱۹۱۲ء ہی میں انہیں قانونی طور پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ (رہنمائے دکن)

"۱۹۱۲ء کے بھاگلپور ججمنٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ ہندوستانی قادیانی مسلمان نہیں ہیں" (سیاست حیدر آباد)

مونگھیر کے مقدمہ اور پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی مفصل روئیداد پٹنہ لاء جرنل جلد ۲ میں شائع شدہ موجود ہے۔ بھاگلپور کا کہیں ذکر تک بھی نہیں اور ماتحت عدالت سے لے کر ہائی کورٹ پٹنہ تک یہ قرار دیا گیا کہ

"احمدی مسلمان ہیں"

اس کے باوجود ہندوستان کے دو مقتدر علماء کا بیان کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا، کذب بیانی اور افتراء کی بدترین مثال ہے۔ العیاذ باللہ۔

## مدراس ہائی کورٹ کا فیصلہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس جگہ متلاشیانِ حق کی معلومات کے اضافہ کے لئے برِ ہندوستان کے دیگر عدالت ہائے عالیہ کے فیصلوں کا بھی تذکرہ کر دیں۔ جن میں احمدیوں کے بارہ میں واضح فیصلہ دیا گیا ہے کہ

"احمدی مسلمان ہیں"

چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ مالابار کا علاقہ پہلے مدراس پریذیڈنسی میں شامل تھا اور اب کیرالا سٹیٹ میں ہے۔ ۱۹۲۱ء میں مالابار میں ایک شخص کے احمدی ہو جانے کے نتیجہ میں اس کی بیوی کے بارہ میں تنازعہ شروع ہوا۔ کہ اس کا رشتہ احمدی خاوند سے ٹوٹ گیا ہے۔ یہ مقدمہ مختلف مقامی عدالتوں میں سے ہوتا ہوا بالآخر مدراس ہائی کورٹ میں پیش ہوا۔ جس کی سماعت مدراس ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر اولڈ فیلڈ (OLD FIELD) اور مسٹر جسٹس کرشنن (MR. KRISHNAN) نے کی۔ اس مقدمہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پیش ہوئے۔ فریقین کے وکلاء کی بحث سُننے کے بعد ۳۰ اگست ۱۹۲۲ء کو جج صاحبان نے فیصلہ دیا کہ

(۱) اگر کوئی مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائے تو وہ مرتد نہیں قرار دیا جا سکتا اور نہ [illegible] شادی کا رشتہ ازدواج [illegible] ہو جاتا ہے۔

(۲) جسٹس کرشنن نے اپنے فیصلے میں مزید یہ لکھا کہ :-

"مستند قانونی و عدالتی حوالہ جات کی روشنی میں جن کو میں قبول کرتا ہوں، اگر کوئی شخص جماعت احمدیہ کے عقائد قبول کرلے اُسے مرتد نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور میری رائے میں احمدی مسلمانوں کا ایک اصلاح یافتہ فرقہ ہے"

(ملاحظہ ہو مدراس لاء جرنل XLV صفحہ ۶۱۳ اے آئی آر مدراس ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۷۱)

## کیرالا ہائی کورٹ کا فیصلہ

۱۹۶۹ء میں کالی کٹ کیرالا سٹیٹ میں ایک شخص کے احمدی ہو جانے پر اُس کی بیوی کے رشتہ داروں نے بغیر خلع و طلاق حاصل کرنے کے زبردستی اُس کی بیوی کا رشتہ کسی اور شخص سے کر دیا۔ معاملہ ماتحت عدالت میں سے ہوتا ہوا بالآخر کیرالا ہائی کورٹ میں پہنچا۔ ۱۹۷۰ء میں اس کیس کی سماعت کیرالا ہائی کورٹ کے فاضل جج مسٹر جسٹس کرشنا آئیر نے کی۔ اور پھر اپنے قابلِ قدر تاریخی فیصلہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد پر طویل بحث کرتے ہوئے احمدیوں کے بارہ میں پٹنہ اور مدراس ہائیکورٹوں کے مذکورہ بالا فیصلہ جات سے اتفاق کرتے ہوئے احمدیوں کو "مسلمان" قرار دیا اور فیصلہ میں صاف لکھا کہ

"بغیر جذبہ اور جوش کے اور قانون کی ٹھنڈی روشنی میں مجھے یہ قرار دینے میں قطعاً کوئی تردد نہیں کہ فرقہ احمدیہ اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے اس کا غیر نہیں"

(ملاحظہ ہو K.L.T. 68 ۱۹۷۱ء مقدمہ شہاب الدین امیتی کویا بنام احمد کویا)

قارئین کرام! اب آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہو گا کہ ہندوستان کی قابلِ قدر و قابلِ احترام عدالت ہائے عالیہ پٹنہ۔ مدراس اور کیرالہ نے احمدیوں کو مسلمان قرار دیا مگر علماء کرام کو کبھی یہ اخلاقی جرأت نہیں ہوئی کہ ان فیصلہ جات کا برملا ذکر کریں۔ تاکہ عوام الناس صحیح صورتِ حالات سے واقف ہوں۔ چونکہ ان علماء کرام کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا ہے اس لئے وہ حقائق اور صحیح واقعات کو چھپا کر یا کسی بات کو غلط انداز میں پیش کر کے محض اپنے ذاتی مفاد یا حصولِ اقتدار کے لئے جماعتِ احمدیہ کے خلاف عوام میں غلط فہمیاں اور شر و فساد کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ حال ہی میں ۲ مئی ۱۹۸۱ء کو حیدر آباد دکن میں دو ذمہ دار عالموں مولانا منت اللہ صاحب رحمانی جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور مولانا محمد یوسف صاحب امیر جماعت اسلامی ہند نے واقعات کے خلاف یہ اعلان کیا کہ ۱۹۱۲ء میں "بھاگلپور ججمنٹ" میں واضح کیا گیا ہے کہ ہندوستانی قادیانی مسلمان نہیں "۔

جبکہ بھاگلپور ججمنٹ کا کوئی وجود ہی نہیں۔ ہاں البتہ اس کے برعکس پٹنہ مدراس اور کیرالہ کی ہائی کورٹوں کے واضح فیصلہ جات موجود ہیں کہ

"احمدی مسلمان ہیں"

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے مخالفین کو صحیح عقل و سمجھ عطا فرمائے۔ اور اُن کی حق و انصاف اور ہدایت و صداقت کی طرف رہنمائی فرمائے۔ اور جماعت کو اُن کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔

اللّٰھم آمین ۔

## اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۸/۲/۸۱ کو خاکسار نے مکرم ایم عبد الحمید صاحب ابن مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب ساکن سورب ضلع شیموگہ کرناٹک سٹیٹ کا نکاح عزیزہ وجیہہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حاجی جمال الدین صاحب ساکن ساگر ضلع شیموگہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ (Rs. 2000/-) حق مہر پر پڑھا۔

اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے پچاس روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجبِ خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار : فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

## درخواستِ دُعا

مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی بھدرواہ اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

# پندرہویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً پُر زور الفاظ میں فرمایا ہے کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ پندرہویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اِس حقیقت سے کوئی احمدی انکار نہیں کر سکتا جو قرائن سے حضور نے یہ خوشخبری اخذ کی ہے وہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہیں۔ لیکن ہر احمدی کا دل بھی گواہی دیتا ہے کہ آنیوالی احمدیت کی صدی یا پندرھویں صدی میں اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے گا اور حضرت اقدس کے فرمان کے مطابق "دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا"۔

وہ کون سے واقعات ہیں۔ کونسی ایسی کسوٹی ہے جس سے دل میں یہ شدید خیال موجزن ہوتا ہے یا دل یقین سے پُر ہیں کہ نئی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے (انشاء اللہ تعالیٰ)

خالق دو جہاں بھی تو فرماتا ہے

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

کہ تنگی کے ساتھ بڑی کامیابی مقدر ہے قربانیوں کے بعد ایک بڑا انعام مقدر ہے بشرطیکہ ہر ابتلا کے ساتھ ساتھ تم صبر و استقامت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ۔

گذشتہ ایک سو سال کے عرصہ میں جب ہمیں قربانی کی توفیق ملی خدا تعالیٰ نے ہمیں کسی نہ کسی رنگ میں اپنے انعامات سے نوازا۔ ہمیں اب بھی یقین تھا کہ خدا تعالیٰ ہمیں ایسے انعامات سے نوازے گا کہ دُنیا میں اکثریت کے ذہن بدل دے گا۔ ان کے زنگ آلود دلوں کو ضیاء بخشے گا دُنیا رحمۃ للعالمین کی غلامی میں آجائے گی۔ قرآن مجید کے علاوہ کوئی اور کتاب اُن کی رہبری نہیں کر سکے گی۔ سو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ حضور نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اور پندرھویں صدی میں غلبۂ اسلام کی خوشخبری دے کر ہمارے یقین کو حقیقت میں بدل دیا۔

میرے بزرگو اور عزیزو! وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ۔ ہم پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جن کو ہم نے نبھانا ہے۔ وقت پُکار رہا ہے کہ دیوانوں کی طرح تبدیلی دُنیا اور لوگوں کے "سر پھروں" کی طرح اپنے فرائض کے پُورا کرنے میں لگ جاؤ۔

## خُلق

افرادِ جماعت احمدیہ کے سامنے خُلق کی تعریف کوئی نئی بات نہیں۔ ہم نے قرآن حکیم کو بڑے تدبر سے پڑھا اور حدیث نبویؐ نے راہنمائی کی۔ احمدی جہاں کہیں بھی ہے بڑی احتیاط کے ساتھ اس کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور دیکھنے والے بے اختیار پکار اُٹھتے ہیں "یہ لوگ بڑے اخلاق کے مالک ہیں" یہ ایک ایسی مقناطیسی طاقت ہے جو بڑے سے بڑے دُشمن کو بھی کھینچ لاتی ہے۔ جس کی مثال رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ مبارکہ سے ظاہر ہے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے جب اپنے اخلاق کا مظاہرہ کیا تو منکرین کو کوئی نشان مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ انہوں نے پُورے یقین کے ساتھ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کا اقرار کیا۔ سو پیارو! آئیں گزشتہ اخلاق کی کمی کو (اگر کوئی ہے) پُورا کرتے ہوئے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، تقریروں میں، تحریروں میں، اپنوں اور غیروں کے ساتھ رحمۃ للعالمین کی پیروی کرتے ہوئے اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کریں کہ دُنیا ہماری طرف کھنچی چلی آئے۔

## مالی قربانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں اُن کو بُلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اُن میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کو تیار"۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے اب بھی اپنے عمل سے اس کو سچ کر دکھایا۔ کوئی ایسا وقت نہیں آیا کہ اسلام کی آبیاری کے لئے ہر قسم کا مطالبہ کیا گیا ہو اور ہم نے تحریک جدید کے ایک مطالبہ "سادگی" اختیار کرتے ہوئے بشاشتِ قلب سے پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی پیش نہ کی ہو۔ کیا ہم اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں تیزی پیدا نہیں کر سکتے۔ (یہ سوال اپنے سے خود کریں) ہمیں تھوڑے وقت میں مزید مشن قائم کرنے ہیں۔ عظمت کدۂ یورپ میں اور دوسری دُنیا میں بھی اب معابد کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ ہسپتال اور سکول قائم کرنے ہیں۔ دُنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے ہیں۔ آنحضرتؐ کی صداقت پر معیاری لٹریچر شائع کرنا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کی کتب شائع کر کے ہر ملک اور شہر میں پہنچانی ہیں۔ مختلف ملکوں کا دورہ کرنے والے انکھوں لاکھ [illegible] اپنے ملک کی ہر زبان میں فولڈر شائع کرنے ہیں آج جس سرزمین اندلس آپ کے قدموں کی منتظر ہے آج پہلے سے مختلف طارق بن زیاد کی ضرورت ہے۔ اُس نے تلوار سے فتح پائی، ہم نے وہاں مساجد اور پیار و محبت سے دل جیتنے ہیں۔ تبلیغ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ جس کے لئے اُس پیسہ کی ضرورت ہے جو ہم کہیں سے نہیں لائے، خدا نے دیا اور اُسی کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کے متعلق جماعت احمدیہ کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:-

"غرض کچھ کام کر چکے ہیں کچھ زیر تکمیل ہیں اور کچھ آئندہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب آپ کی مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں اور بہنوں سے اس پیغام کے ذریعے یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانی کے آٹھویں مرحلہ میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر مالی قربانی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"۔

(الفضل ۸ رمئی ۱۹۸۱ء)

## دُعا

اس میں کوئی انکار نہیں کہ صحابہؓ نے مالی قربانیاں دیں۔ جسمانی اور جانی قربانیاں بھی دیں۔ تیرہ سال انفرادی اذیتیں اُٹھانے کے بعد جنگوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ سوشل بائیکاٹ کی اذیتیں بھی برداشت کیں۔ وطن سے بے وطن بھی ہونا پڑا۔ لیکن بعد کی عظیم الشان قربانیوں کا نتیجہ صرف اُن کی وجہ سے نہیں تھا حقیقت میں محبوبِ خدا صلعم کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اتنا بڑا تغیر پیدا کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"۔ (برکات الدعا)

ہم نے بھی جنہوں نے خاتم النبیین کی بلند شان کو پہچانا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ ہر مصیبت کے وقت [illegible] گر احمدیت نے انتہائی صبر دکھایا۔ اس یقین کے ساتھ کہ عمل بھی دُعا کے محتاج ہیں۔ دُعائیں کیں۔ اس اقرار کے ساتھ کہ ہم نہایت ہی کمزور اور ناتواں بندے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی سے مدد مانگی۔ اور اس کی مدد ہی سے ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے۔ ضرورت ہے کہ غلبۂ اسلام کو قریب لانے کے لئے زیادہ سے زیادہ دُعائیں کریں کام اس قدر [illegible] ہیں جو غیر ممکن کو ممکن بنا دیتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس پیغام کو اپنے دل میں جگہ دیں "غلبۂ اسلام کے [illegible] کامیابی کے لئے دعا کریں [illegible] اس بات پر زور دیتا چلا آرہا ہوں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود رہیئے۔ اور دُعائیں کرتے چلے جائیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ (آمین)

(الفضل ۸ رمئی ۱۹۸۱ء)

## حرفِ آخر

ہماری قربانیوں کا صلہ اور خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اُسی کے فضل سے پندرھویں صدی میں انشاء اللہ تعالیٰ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ کوئی مذہب نہیں ہوگا مگر اسلام۔ کوئی کتاب نہیں ہوگی مگر قرآن۔ ایک ہی زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دُنیا کی کوئی طاقت اور مہلک سے مہلک ہتھیار اس ہونے کو روک نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نوشتوں کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو آنے والی صدی [illegible] گیا کہ آج سے تین صدیاں نہیں گزریں گی دُنیا خدائے واحد کو ماننے پر سے اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں اُن کو نبھانے کے لئے وقت کی کمی کو دیکھتے ہوئے

باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ❖ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ❖ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِرُ

غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کے استقبال کے لئے ایک انتہائی مبارک اور عظیم الشان آسمانی تحریک

# صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

## مہتمم بالشان اغراض و مقاصد — ایمان افروز شیریں ثمرات

### حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے آٹھویں مرحلہ کے آغاز کا اعلان اور ہماری ذمہ داریاں

از محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موجودہ زمانہ کی ہدایت اور اس کی حقیقی فلاح و بہبود کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ الہام الٰہی میں آپ کی بعثت کی غرض یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَیُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَۃَ یعنی اسلام کا از سر نو احیاء اور شریعت محمدیہ کا دوبارہ قیام بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے حقیقی جانشین خلفاء کرام نے اپنے اپنے دور میں اس مقدس روحانی مشن کو وسعت دینے کے لئے الٰہی منشاء کے مطابق مخلصین جماعت کے سامنے مختلف رنگوں میں جانی و مالی قربانیوں کا پروگرام رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خلفاء وقت کی ہر تحریک پر فدایان جماعت احمدیہ نے لبیک کہا ہے۔

اسی تسلسل میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے غلبۂ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا عظیم الشان منصوبہ احباب جماعت کے سامنے رکھ کر صرف اڑھائی کروڑ روپیہ کا مطالبہ کیا اور مخلصین جماعت نے اپنے پیارے اور محبوب امام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے اڑھائی کروڑ کے مطالبہ کے بالمقابل دس کروڑ سے زائد کے وعدہ جات پیش کر دیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عظیم الشان منصوبہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ۲۳ ؍مارچ ۱۹۸۹ء کو جب جماعت کے قیام پر ایک سو سال گزر چکے ہوں گے، جماعت اپنی صد سالہ جوبلی منائے گی۔ اور خوشی کی یہ تقریبات ۲۳ ؍مارچ ۱۹۸۹ء کو شروع ہو کر اس سال کے جلسہ سالانہ پر ختم ہوں گی۔ نیز حضور نے اس مہتم بالشان آسمانی منصوبہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ صدی کے شایان شان استقبال کے لئے تیاری کرنی ہو گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم مقصد کی تکمیل کیلئے درج ذیل جامع منصوبہ جماعت کے سامنے پیش فرمایا:—

(۱) مشرقی اور مغربی افریقہ۔ ڈنمارک۔ فرانس۔ اٹلی۔ ناروے۔ سویڈن۔ سپین۔ انگلینڈ۔ کینیڈا۔ شمالی اور جنوبی امریکہ میں مزید مشن قائم کئے جائیں۔ ہر ایک مشن میں ایک مسجد ہو ایک لائبریری ہو، ایک مشن ہاؤس اور دفتر کی تمام ضروریات۔

(۲) قرآن کریم کے تراجم روسی اور فرانسیسی۔ چینی۔ اطالوی اور یوگوسلاوی زبانوں اور مغربی افریقہ میں بولی جانے والی ایک عام زبان میں کئے جائیں۔

(۳) قرآن کریم کی تفسیر عربی اور فارسی زبان میں۔

(۴) اسلام کے متعلق لٹریچر کی کم از کم دنیا کی سو زبانوں میں اشاعت۔

(۵) قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جہاں بھی اجازت ملے براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(۶) پاکستان اور بیرونی ممالک میں پریس نصب کئے جائیں۔

(۷) ربوہ میں بیرونی مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر۔

یہ مختصر سا خاکہ ہے اس عظیم منصوبہ کا جو صد سالہ جوبلی منصوبہ کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ ابھی اس بابرکت تحریک کو چھ سال ہی گزرے تھے کہ مخلصین جماعت نے اپنے محبوب آقا کے قدموں میں اڑھائی کروڑ روپیہ پیش کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں اس منصوبہ کے تحت غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کے استقبال کی تیاری کے لئے بفضلہ تعالیٰ

کام شروع ہوچکا ہے۔ چنانچہ اس عظیم الشان آسمانی تحریک کے ذریعہ گزشتہ چند سال کے عرصہ میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر حسب ذیل کام سرانجام پاچکے ہیں یا جاری ہیں:-

(۱) گوٹن برگ ناروے۔ سپین۔ کینیڈا۔ سری نگر اور مدراس میں فعال تبلیغی مراکز کا قیام فرانس اور کالی کٹ (کیرلہ) اور بھوبنیشور (اڑیسہ) میں مساجد اور تبلیغی مراکز کے لئے بموقعہ پلاٹ خرید کر اُن کی تکمیل کا کام زیر کارروائی ہے۔

(۲) ادائیگی حقوق طلباء کے نام سے ایک وسیع اور عظیم تعلیمی سکیم کا اجراء۔

(۳) حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر لنڈن میں پہلی کامیاب عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کا انعقاد، اور امریکہ میں اس سے بھی بڑے پیمانے پر دوسری عالمی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں۔

(۴) دنیا کی بعض اہم زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر اور قرآن کریم کے تراجم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت۔ بھارت میں ہندی اور پنجابی (بحروف گورمکھی) زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کا کام قریباً مکمل ہے۔ جن پر کئی لاکھ روپے اخراجات کا اندازہ ہے۔

(۵) بھارت سے احمدی ڈاکٹروں، لیڈی ڈاکٹرز اور گریجوایٹ اساتذہ کو مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں قائم کئے گئے طبی مراکز اور سکولوں میں بھجوانے کے انتظامات۔

(۶) منارۃ المسیح قادیان پر سنگِ مرمر کی پلیٹنگ کا عظیم الشان تاریخی کارنامہ۔

ان تمام اہم پروگراموں کا ایک سرسری جائزہ لینے سے جہاں اس بابرکت آسمانی منصوبہ کی عظمت اور اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ وہاں اس جائزہ کے بعد ہمارے دلوں میں اس منصوبہ کے باقیماندہ اہم پروگراموں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کا صحیح احساس بھی پیدا ہونا چاہیئے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سکیم اپنے آٹھویں مرحلہ میں داخل ہوچکی ہے اور اس مرحلہ میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کرنے کی حضور نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین خصوصی پیغام درج ذیل ہے:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

احبابِ کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ پندرہ سال کے بعد ہماری جماعتی زندگی پر ایک صدی پوری ہو جائے گی اور اُن بشارتوں کے پیشِ نظر جو ہمیں ملی ہیں اگلی صدی انشاء اللہ العزیز غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اس لئے اس صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں میں نے جماعت کے سامنے ایک عظیم منصوبہ رکھا تھا جو "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس اہم منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میں نے جس مالی قربانی کا قوم سے مطالبہ کیا تھا اس کا نام "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" رکھا گیا۔ مخلصینِ جماعت احمدیہ نے اپنی درخشندہ روایات ایثار و قربانی کو برقرار رکھتے ہوئے والہانہ لبیک کہی اور اب اس مالی قربانی کا آٹھواں مرحلہ شروع ہوچکا ہے۔

آنے والی صدی کے استقبال کے لئے ہم نے جو کام کرنے ہیں امسال کی مجلسِ شوریٰ کے دوران ان کے متعلق ذرا تفصیل سے بیان کرچکا ہوں کہ یہ بہت عظیم منصوبہ ہے اس کے لئے بڑا وقت اور بڑی کوشش چاہیئے۔ نیز اسی کے مطابق وسائل بھی۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔ کام ہو رہے ہیں۔ مثلاً ملک سویڈن میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر، ملک ناروے میں مسجد اور مشن ہاؤس کا اجراء۔ لنڈن میں ایک عالمی (اہم مذہبی موضوع پر) کانفرنس کا کامیاب انعقاد جس سے مغرب کے مذہبی حلقوں میں) ایک تہلکہ مچ گیا۔ اور (دینِ حق) کا پیغام کروڑوں انسانوں تک پہنچانے کا موقعہ مل گیا۔ اور اب اگلے سال امریکہ میں اس سے بھی بڑے پیمانے پر دوسری (عالمی) کانفرنس ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ گزشتہ سال قرطبہ ملک سپین میں ۷۴۴ سال کے وقفہ کے بعد جماعت کو سب سے پہلی مسجد کے میرے ہاتھوں سنگِ بنیاد رکھے جانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اسلامی لٹریچر بڑے وسیع پیمانے پر شائع ہونا شروع ہوچکا ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مع متن شائع کرنے کی تیاریاں پورے زور سے جاری ہیں۔ لاکھوں لاکھ سیاح ہر سال مختلف ممالک کا دورہ کرتے ہیں۔ ان کو اسلام سے روشناس کرانے کے لئے ہر ملک کی اپنی زبان میں فولڈرز شائع کرنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح حقوقِ طلباء کی ادائیگی کے لئے ایک بہت بڑی تعلیمی سکیم پر عمل درآمد شروع ہوچکا ہے۔

غرض کچھ کام ہوچکے ہیں کچھ زیرِ تکمیل ہیں اور کچھ آئندہ کرنے ہیں۔ یہ سب اسی طرح مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں اور بہنوں سے اس پیغام کے ذریعہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانیوں کے آٹھویں مرحلہ میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر زیادہ مالی قربانیاں پیش کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔
جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ کی کامیابی کے لئے جیسا کہ میں شروع سے ہی اس بات پر زور دیتا چلا آرہا ہوں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود رہیئے اور دعائیں کرتے چلے جائیے تا اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔ والسلام

دستخط (مرزا ناصر احمد)
خلیفۃ المسیح الثالث

(منقول از اخبار بدر ۴ر جون ۱۹۸۱ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا یہ روح پرور پیغام کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے محبوب آقا کی خواہش اور منشاء کے مطابق جس طرح ہم نے اس منصوبہ کے آغاز میں لبیک کہا تھا اسی طرح اس منصوبہ کے آٹھویں مرحلہ میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اور اپنے اپنے وعدہ جات کا

جائزہ لے کر جلد از جلد ان کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کریں۔

اس عظیم الشان منصوبہ کے تحت ہماری حقیر ترین قربانیوں نے بفضلہ تعالیٰ انتہائی مختصر اور قلیل ترین عرصہ میں جس طور سے شیریں ثمرات دینے شروع کر دیئے ہیں وہ ہمارے محبوب آقا کے اس خصوصی پیغام سے ظاہر ہیں۔ اس کے علاوہ خود ہمارے ملک ہندوستان میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت جو شیریں ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں اوپر درج کئے گئے جائزہ میں ان کا اشارۃً ذکر کر دیا گیا ہے۔ ازدیادِ علم و ایمان کی غرض سے ان میں سے بعض کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

## ۱۔ سرینگر میں مسجد احمدیہ اور دار التبلیغ کی تعمیر

سرینگر شہر جو کہ صوبہ کشمیر کا دار الحکومت ہے اپنے حسین، دلکش اور قدرتی مناظر کے اعتبار سے جہاں ایک مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے، وہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مدفن ہونے کی وجہ سے یہ شہر جماعت احمدیہ کے لئے بھی تبلیغی میدان میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جماعت احمدیہ کو بفضلہ تعالیٰ کامل یقین ہے کہ آئندہ اسلام و احمدیت کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب میں اس شہر نے بھی ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کی آسمانی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے اڑھائی لاکھ سے زائد اخراجات کے ساتھ عالیشان مسجد، مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش گاہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ یہ ثمرہ ہمارے مخلص ہندوستانی مجاہدین احمدیت کی ایثار و قربانی کا نتیجہ ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

## ۲۔ گراں قدر امداد بسلسلہ تعمیر مسجد احمدیہ و دار التبلیغ بھوبنیشور

صوبہ اڑیسہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ہی وہاں احمدیت کی آواز پہنچ گئی تھی جس پر بعض سعید روحوں نے اس آواز پر لبیک کہا اور بحالتِ ایمان حضور علیہ السلام کی پاکیزہ صحبت و زیارت سے مشرف ہو کر زمرۂ اصحاب احمدؑ میں شامل ہو کر قابلِ قدر نمونہ پیش کیا۔ آج بفضلہ تعالیٰ ان بزرگان کی مخلصانہ کوششوں اور مساعی کے نتیجہ میں صوبہ اڑیسہ میں بہت سی فعال اور مخلص جماعتیں قائم ہیں۔ سارے بھارت میں اس پردیش کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بوقت دورہ سرکاری مہمان (STATE GUEST) متصور کیا جاتا ہے۔ اور ہر قسم کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ اس صوبہ کے دار الحکومت بھوبنیشور میں ایک فعال تبلیغی مرکز کے قیام کی ضرورت بہت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ مقامی جماعت کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں حسب منشاء مسجد اور مشن ہاؤس کی ضروریات کے لئے ایک وسیع پلاٹ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اس کی تیاری کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت و منظوری سے جوبلی فنڈ کی مد سے گراں قدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کیرلہ سٹیٹ کے اہم مقام کالیکٹ میں مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کی غرض سے موزوں مقام پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں قطعہ اراضی خرید اجا چکا ہے۔

## منارۃ المسیح پر سنگِ مرمر کی پلیٹنگ کا کام

منارۃ المسیح جس کی بنیاد خود بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۳ر مارچ ۱۹۰۳ء کو اپنے دستِ مبارک سے رکھی۔ اور جس کی تکمیل حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت عہدِ خلافت (۱۹۱۶ء کے ابتداء) میں ہوئی۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نافلہ موعود کے بابرکت دورِ خلافت میں حضور انور کے ارشادِ مبارک کے مطابق منارۃ المسیح پر سنگِ مرمر کی پلیٹنگ کا کام جاری ہے جس کے انشاء اللہ العزیز امسال جلسہ سالانہ سے قبل پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے کا امکان ہے۔ حضور پُر نور کی ہدایت کے مطابق صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ایک گراں قدر رقم اس اہم اور تاریخی منصوبہ پر خرچ کی جا رہی ہے۔

## جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کا آسان طریق

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کیلئے اس مد میں اپنے مخلصانہ وعدوں کی ادائیگی کا سہل اور آسان طریق یہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

"ایسے لوگوں سے تو کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو جتنی بھی توفیق عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اس کے مطابق اس فنڈ میں وعدے کئے ہیں وہ اپنے وعدہ کو سولہ پر تقسیم کر دیں۔ اس طرح جو حصہ بنے گا اسے وہ سال کے بارہ مہینوں پر تقسیم کر کے ماہ بماہ اپنا وعدہ [illegible] جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مال میں برکت ڈالتا چلا جائیگا۔ اس طرح ان کو اس سے زیادہ دینے کی توفیق مل جائے گی جتنا وہ آج سمجھتے ہیں کہ وہ دے سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی ذات عزّ و جلّ سب خزانوں کی مالک ہے۔ اس کی رحمتیں ہماری قربانیوں اور ایثار کا انتظار کر رہی ہیں کہ کب ہم عاجزانہ قربانی اور ایثار کے ساتھ اس کے حضور جھکتے اور اس سے اس کی رحمتوں کو حاصل کرتے ہیں۔ غرض وہ لوگ جن کی ماہانہ بندھی ہوئی آمد ہے۔ اور وہ ماہانہ کے حساب سے ادائیگی کریں تاکہ ان کو بعد میں پریشانی لاحق نہ ہو۔ پس یہ قاعدہ تو اُن لوگوں سے متعلق ہے جن کی ماہوار آمد بندھی ہوئی اور مقرر ہے۔ لیکن باقی لوگ جن کی آمد نیز اُن کے ذرائع اور طریق مختلف ہیں ان کے متعلق بھی اصولاً یہی قاعدہ ہوگا کہ وہ ہر سال اس سال کا جو حصہ بنتا ہے وہ ادا کریں گے۔ لیکن چونکہ اس مالی منصوبہ کیلئے پورے سولہ سال نہیں بلکہ پندرہ سال اور کچھ مہینے ہیں (اب تو صرف آٹھ سال باقی رہ گئے ہیں۔ ناقل) اس لئے پہلے دو سال کا جو وعدہ ہے وہ دو سال کی نسبت سے یعنی کل وعدہ کا ۸/۱ حصہ ۲۰ر فروری [illegible] سے پہلے ادا ہو جانا چاہئیے۔ اور

اس کے بعد دو سال بسال عام قاعدہ کے مطابق ادا کریں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے، ایک تو ماہ بماہ ادا کرنے والے ہوں گے اور دوسرے دیہات میں بسنے والے زمیندار اور بعض دوسرے لوگ بھی ہوں گے جن کی رہائش دیہات میں ہے ان کی آمد عام طور پر ششماہی کے حساب سے ہوتی ہے (یعنی سال میں دو بار آمد ہوتی ہے) اگر وہ یہ خیال کریں کہ سال میں آمد کے دو موقعوں پر ادا کریں گے تو اس لحاظ سے $\frac{1}{32}$ ہو جائے گا۔ گویا وہ ہر آمد یا فصل کی پیداوار کے موقعہ پر $\frac{1}{32}$ اور ہر سال $\frac{1}{16}$ ادا کریں گے۔ سوائے پہلے سال کے جس میں انہوں نے چار فصلوں کی آمد کے لحاظ سے اپنے وعدے کا $\frac{2}{16}$ حصّہ ادا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ تاجر پیشہ لوگ، ڈاکٹر ہیں، وکیل ہیں، انجینئر ہیں۔ اور صنعت کار ہیں۔ اُن کی نہ معیّن ماہوار آمد ہے اور نہ قریباً معیّن ششماہی آمد ہے۔ مثلاً ڈاکٹر ہے۔ کسی ماہ اُسے زیادہ فیس مل جاتی ہے اور کسی ماہ اُسے کم فیس ملتی ہے۔ اسی طرح آزاد انجینئر ہے وکیل ہے۔ تاجر ہے اور صنعت کار ہے ان کی بندھی ہوئی یا مقرر آمد نہیں ہوتی۔ بلکہ اُن کی آمد میں اُتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ اُن کی آمد ایک خاص حد کے اندر گرتی بڑھتی رہتی ہے۔ کبھی کم ہو جاتی ہے اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

پس میں ان (تاجروں، ڈاکٹروں، وکیلوں، انجینئروں اور صنعت کاروں) سے کہوں گا کہ ہم نے چونکہ کام کی ابتداء ابھی سے کرنی ہے اور چونکہ ابتدائی کاموں کے لئے ہم پر بہت سے ابتدائی اخراجات پڑ جائیں گے اس لئے وہ ہمت کرکے شروع میں اپنے وعدے کے سولھویں حصّہ کی بجائے جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں دے دیں یعنی وہ شرح کا خیال نہ رکھیں۔"

فرمایا:- "وعدہ جات بھجواتے ہوئے صرف موجودہ آمد ہی کو مدِّنظر نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر جو بے انتہا فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپ کی آمدنیوں میں آپ کی اُمید سے کہیں بڑھ چڑھ کر برکتیں دے گا۔ انہیں بھی مدّنظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے۔" (از پیغام ۱۰ر جنوری ۱۹۷۴ء)

## جوبلی فنڈ کے وعدہ جات اور ادائیگی کے سلسلہ میں احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گزارش

ان صفحات میں سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیش کردہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے عظیم الشان منصوبہ کی ابتداء اور مرحلہ وار ترقی اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ پر ہونے والے انعامات، ترقیات اور مخلصین جماعت کی طرف سے کی جانے والی مالی قربانیوں کے شیریں ثمرات کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے جس کو دیکھ کر ہر مخلص احمدی کو دلی مسرت حاصل ہوتی ہے اور اُس کے دل میں مزید قربانیاں کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آٹھویں مرحلہ میں پہلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر زیادہ مالی قربانی پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا جوبلی فنڈ کی بابرکت تحریک میں حصّہ لینے والے بزرگوں، عزیزوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کا جائزہ لے کر اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی کم از کم نصف رقم ادا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ زیادہ ادائیگی کی توفیق مل جائے تو اور زیادہ موجبِ برکت ہے۔

(۲)۔ وہ عزیزان و بزرگان جو اپنے وعدہ جات کی مرحلہ وار سالانہ ادائیگی میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں وہ اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد ادائیگی کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(۳)۔ وہ احباب جنہوں نے اپنی کسی کمزوری یا غفلت یا عدم واقفیت کی وجہ سے اس بابرکت تحریک میں حصّہ نہیں لیا ہے وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس خیر و برکت سے محروم نہ رکھیں بلکہ حسبِ استطاعت اپنا وعدہ نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ اور اپنے مقامی سیکرٹری مال صاحب کو بھی نوٹ کرادیں۔ اور قسط وار ادائیگی بھی شروع کردیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(۴)۔ ایسے مخلصین جماعت جو قبل ازیں اس بابرکت تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُن کے رزق اور اموال میں برکت دے کر فراوانی سے نوازا ہے وہ اپنے وعدہ جات اور ادائیگی میں اپنی موجودہ مالی وسعت اور فراخی کے مطابق اضافہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس عظیم آسمانی منصوبہ کے تمام مقاصد کو بطریقِ احسن پورا کرنے اور غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کا روحانی پروگرام

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک، ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینے کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر کے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر سے پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

# سات عجائباتِ عالم میں اہرامِ مصر عجوبہ ہے ۔ اہرامِ مصر

## فرعونِ موسیٰ کی لاش صداقتِ قرآن کریم کی منہ بولتی برہان ہے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ افریقہ و جزائر فجی

احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیگر بلادِ عربیہ کی طرح مصر میں بھی ایک قلیل عرصہ سے قائم ہے اور ۱۹۳۸ء میں اس عاجز کو بھی تبلیغی اغراض کے لئے مصر میں کچھ عرصہ قیام کرنے کا موقعہ میسر آیا ایک روز جماعت کے ایک نوجوان سید احمد فتحی ناصف آفندی کہنے لگے کہ اہرام مصر دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتے ہیں چلیں آج وہاں کی سیر کریں اور وہاں کی تاریخی عمارات دیکھیں۔

چنانچہ ہم ۱۰؍جنوری ۱۹۳۸ء کو بذریعہ بس قاہرہ سے کچھ فاصلے پر اہرام اور ان کے ساتھ ابوالہول وغیرہ دیکھنے گئے اور تقریباً سارا دن وہاں گزارا۔ بس سے اترتے ہی ایک مصری گائیڈ مل گیا۔ جو ایک پونڈ مصری کے عوض دن بھر ہماری راہنمائی کرتا رہا اس نے بتایا کہ دنیا کے سات عجائبات میں سے صرف اہرام مصر ہی اب تک انقلاباتِ زمانہ کا مقابلہ کر رہے ہیں اور جوں کے توں قائم ہیں ان اہرام مصر میں سے سب سے زیادہ مشہور اور عجائبات عالم میں شمار ہونے والا ہرم "ہرم کبیر" کے نام سے مشہور ہے یہ قاہرہ سے قریباً دس میل کے فاصلے پر ہے میں واقع ہے اس ہرم پر اب تک کوئی نمایاں اثر واقع نہیں ہوا صرف اوپر کا پلاسٹر اتر گیا ہے جس کے نیچے بڑے پتھر اس کے اوپر چڑھے ہوئے پھسلنے سے بچ جاتے ہیں یا اس کی چوٹی پر سے کچھ حصہ ٹوٹا ہوا نظر آتا ہے۔

### مصر کے شاہ خوفو کا مقبرہ

اس ہرم کو اب سے چھ ہزار سال پہلے مصر کی چوتھی سلطنت میں ایک عظیم فرعون نے بنوایا تھا ساٹھ برس تک حکومت کرنے والے اس فرعون کا اصلی نام خوفو تھا یونانی اسے خیوپس کہتے تھے قدیم مصری اس ہرم کو "ماخت خوفو" یعنی خوفو کا مقبرہ کہتے تھے۔ جسے اس نے اپنی موت کے بعد اس میں دفن ہونے کے لئے تیار کروایا تھا مگر اس کا وہاں دفن ہونا یا نہ ہونا یقینی نہیں بتایا جاتا۔ ہرم کے دروازہ شمال کی طرف سے ہم ایک طویل اور نہایت تنگ سرنگ نما راستے سے قریباً رینگ کر ایک رسہ کے سہارے اس میں داخل ہوئے۔ یہ سرنگ ہمیں ایک تہہ خانہ تک لے گئی جو بادشاہ کی قبر کے لئے مخصوص کیا گیا تھا مگر اب اس میں سرخ پتھر کا بنا ہوا ایک خالی تابوت رکھا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ گزرنے کے وقت فرعون کی لاش اس تابوت میں نہیں مل سکی۔ تاریخی طور پر کہا جاتا ہے کہ اس ہرم کے بنانے میں جو مصری مزدور کام کرتے تھے ان پر بہت ظلم روا رکھا گیا تھا اس لئے قدیم مصریوں نے نفرت میں ہو کر اس فرعون کی لاش اس کے اندر دفن نہ ہونے دی تاہم تاہم تہہ خانہ میں سرخ روغن یا روشنائی سے قدیم مصری زبان میں اس کا نام لکھا ہوا بھی دکھایا گیا جس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ یہ ہرم اسی فرعون نے بنایا تھا تہہ خانہ سے اوپر پانچ چھوٹے چھوٹے کمرے اور بھی ہیں جو مختلف مقاصد کے لئے اس نے بنوا رکھے تھے قدیم زمانہ سے مشہور تھا کہ اس ہرم میں اس بادشاہ کا بہت بڑا خزانہ بھی مدفون تھا مگر بعد میں کسی کو اس خزانے کی تلاش کی جرأت نہ ہوئی البتہ عباسی خلیفہ مامون الرشید نے اس کے اندر کئی جگہیں کھدوائیں مگر کچھ برآمد نہ ہو سکا اور خزانہ کی افواہ بے بنیاد سمجھی گئی بعد میں جب یورپین قوموں نے اسے کھدوایا تو اس میں سے بادشاہ کے ذاتی استعمال کی نہایت قیمتی چیزیں برآمد ہوئیں جو کہ اب بھی مصر کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں اس ہرم کی بلندی ۴۸۱ فٹ ہے اور ہر ضلع کی جانب سے اس کی لمبائی ۶۱۲ فٹ ہے اور وہ تیرہ ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے قریباً ۵۵ فٹ یہ ہرم تمام اہرام میں سے سب سے بڑا ہے اور اس کی عظیم عمارت اور بناوٹ وغیرہ ثابت کرتی ہے کہ قدیم مصری لوگ علم ہندسہ اور تعمیرات میں بڑے ماہر اور ترقی یافتہ تھے کیونکہ آج بھی دنیا کے سات عجائبات میں اوّل درجہ مصر کے اہرام کو ہی حاصل ہے

### وقت اہرام سے ڈرتا ہے

کوئی عجب نہیں اس کرہ ارض پر تہذیب انسانی کا اوّلین مرکز شاید مصر ہی ہو مگر حقیقی طور پر اُم القریٰ اور اُم الارض یا اُم البلاد مکہ ہی ہے جسے قرآن نے اُم القریٰ کا لقب دیا ہے یعنی مکہ مکرمہ کی بستی۔ اہم بعض نسبتوں کی وجہ سے آجکل قاہرہ کو اُم البلاد اور اُم المدن کہا جاتا ہے اور یہاں کے اہرام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "ہر چیز وقت سے ڈرتی ہے مگر وقت خود اہرام سے ڈرتا ہے"۔ اب سے چھ ہزار سال پرانی تاریخ کے اوراق آج بھی قاہرہ کے میوزیم میں موجود ہیں جن میں سے بعض میں فراعنہ کے حالات بھی ملتے ہیں۔

### قاہرہ کے جیتے جاگتے بازار

مصر کا دارالحکومت قاہرہ ایک ایسا شہر ہے کہ مصر میں وارد ہونے والے ہر اجنبی شخص یا سیاح کو اس اُم البلاد کے دن رات جیتے جاگتے بازار۔ بارونق اور دیگر رونقیں محظوظ کرتی ہیں تاریخی لحاظ سے مصر کا یہ وسیع و عریض اور خوبصورت دارالحکومت اپنے حیرت انگیز اہرام اور ابوالہول جیسے ضخیم مجسموں، اپنی جامعۃ الازہر یونیورسٹی، اپنے قصر النیل اور اسلام کے عروج کے زمانہ کی تعمیر کردہ بڑے بڑے گنبدوں - پائیدار اور خوبصورت مسجدوں۔ قلعوں اور لاتعداد بزرگوں اور صحابہ کرامؓ، اولیاء اور آئمہ امت کے مقدس مزاروں کی وجہ سے دنیا کے لاتعداد شہروں میں ایک اہم اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

### عالمِ عرب کو گرمانے والے نغمے

بقول ایک ... پاکستانی سیاح کے اس عظیم شہر میں سے مصر کی کوکب مشرق یعنی ام کلثوم مرحومہ کی شہرہ آفاق انگیز آوازمیں گائے ہوئے قومی وطنی اور دینی ترانے غزلیں اور نغمے ریڈیائی لہروں پر بلند ہو کر آج بھی بحر اوقیانوس سے خلیج فارس تک بحر ظلمات کے ساحل سے عالم عرب کو مسحور کرتے اور گرماتے رہتے ہیں اس کے علاوہ اس کے دامن میں بہنے والے دریائے نیل کے کنارے کنارے پھیلے ہوئے حسین و جمیل چمن زار اور چلتے ہوئے عرابی اور چھوٹی چھوٹی نہریں اور تیرتے ہوئے پانی میں تیرتی ہوئی کشتیاں ہوٹل ریسٹورنٹ اور ... وغیرہ دیکھنے ... کی چیزیں ہیں۔

دریائے نیل کوئی معمولی ندی نہیں ہے بعض احادیث میں اس کی اہمیت کا ذکر آتا ہے نیز یہ وہی عظیم دریا ہے جس میں ہر سال ایک خوبصورت دوشیزہ کو بنا سنوار کر کھیتوں کی سیرابی کی خاطر ڈال دیا جاتا تھا اور جب گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص نے یہ ظالمانہ اور مشرکانہ رسم ختم کرا دی تو اس سال دریائے نیل میں طغیانی نہ آئی اور ملک بھر میں قحط کے خطرات منڈلانے لگے۔ جب خلیفہ رسولؐ حضرت امیرالمومنین عمرؓ کو اس مصیبت کی اطلاع دی گئی تو حضور نے دعا کے بعد مندرجہ ذیل خط دریائے نیل کے نام لکھ بھیجا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ تعالیٰ کے بندے عمر امیرالمومنین کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔ اے نیل اگر تم اپنی مرضی سے بہتے ہو تو بیشک بہنا بند کر دو لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ قادر مطلق اور واحد و قہار کے حکم سے بہتے ہو تو ہماری اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ تمہارے اندر اپنی مخلوق کی بھلائی کی خاطر طغیانی لے آئے۔"

یہ خط حضورؓ نے مصر بھیج کر گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ میرا یہ خط دریا کے وسط میں ڈال دیا جائے چنانچہ جب گورنر حکم بجا لائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی رات دریا میں طغیانی آگئی اور کھیت سیراب ہو گئے اس طغیانی کی وجہ سے دریائے نیل کا پانی تیس فٹ تک چڑھ گیا جو اس پانی کی آخری حد تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اسلام کی برکت سے یہ نہایت ظالمانہ اور مشرکانہ رسم ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور ہر سال دریا ...

کے بغیر ہی پانی ہٹا کرنے لگا۔ فالحمد للّٰہ تعالیٰ

## الٰہی نوشتے ضرور پورے ہونگے

یہاں اسلام کی نشاۃ اولیٰ کی عظمت اور شان و شوکت رفتہ کے آثار دیکھ کر دنیا کے ہر غیرت مند مسلمان کے دل میں یہ ارمان اور یہ سوال ہل چل مچانے لگتا ہے کہ

اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا

ابھی کتنے مزید سال درکار ہونگے اسلام اور مسلمانوں کی اس عظمت، جلال اور شوکت رفتہ کے دوبارہ آنے میں اور اس کے اس عالمگیر دینی و دنیوی غلبہ کے برپا ہونے میں جس کی خوشخبریاں اور بشارتیں قرآن کریم اور دیگر قدیم و جدید الٰہی نوشتوں میں بار بار دہرائی گئی ہیں اور جن کی سچائی اور عظمت میں ہمیں پورا یقین ہے کسی ادنیٰ شک و شبہ کی گنجائش بھی نہیں کیونکہ ہر سچا مسلمان اور اسلام کا ہر فدائی و شیدائی اس یقین پر قائم ہے کہ اب وہ دن دور نہیں کہ جب اسلام کرۂ ارض کے تمام خطوں اور تمام ملکوں میں پھیل جائے گا اور اپنی روحانی قوت و طاقت و برہان سے دنیا کی تمام قوموں کے دلوں کو فتح کرے گا۔ کیونکہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر ربّ ارض و سماوات کے وعدے اور اس کی دی ہوئی بشارتیں نہ کبھی ٹلی ہیں اور نہ ٹل سکتی ہیں بلکہ دنیا انہیں لازماً احمدیت کے ذریعہ پوری ہوتی دیکھے گی۔

## فرعون موسیٰ کی لاش کے متعلق پیشگوئی

قرآن کریم میں جگہ جگہ فرعونوں کا ذکر آتا ہے اور ان کی اور ان کی قوم کے حالات سے عبرت پکڑنے کی طرف بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ فرعون دراصل مصر کے قدیم حکمرانوں یا بادشاہوں کا لقب تھا اور وہاں کے کئی فرعونوں میں سے ایک فرعون موسیٰ بھی تھا قرآن کریم میں اس کا ذکر بار بار آتا ہے وہ خدائی کا مدعی تھا اور اپنی رعایا کو اپنے کو خدا تسلیم کرنے پر مجبور کرتا تھا آخر کار وہ حضرت موسیٰ اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) کا تعاقب کرتا ہوا اپنے حامیوں اور تمام لاؤ لشکر سمیت بحر احمر میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا تھا اس کے متعلق قرآن مجید کی سورہ یونس میں ایک عظیم پیشگوئی کے طور پر مندرجہ ذیل الفاظ میں ارشاد ربانی موجود ہے۔

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً
(یونس آیت ۹۳)

آج ہم تجھ کو تیرے بدن کے ساتھ نجات دیتے ہیں یعنی تیرے بدن کو محفوظ رکھتے ہیں تاکہ تجھے دیکھ کر بعد میں آنے والی (چودھویں صدی) نسل انسانی عبرت پکڑے اور تو ان کے لئے نصیحت و موعظت اور سبق حاصل کرنے کا موجب بنے اگرچہ دنیا میں بہت سے افراد ہمارے (یعنی خدا تعالیٰ کے) نشانوں سے یقیناً بے خبر اور غافل ہیں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
(آیت ۹۱)

کہ جب سمندر میں غرق ہوتے وقت فرعون کو آ پکڑا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ جس معبود پر بنی اسرائیل ایمان لائے اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں بھی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں۔

## بے وقت اور بے جان ایمان

چونکہ ایسے آخری وقت میں ایمان لانا چنداں فائدہ نہیں دیتا جبکہ صداقت سب پر کھل چکی ہو اور حق بالکل واضح ہو چکا ہو اور باطل پر غالب آ چکا ہو اس لئے فرعون کا آخری وقت میں ایمان لانا جبکہ وہ عذاب الٰہی کی گرفت میں آ چکا تھا اس کے لئے فائدہ مند نہ ہوا اور جیسے اس کا ایمان کھوکھلا اور بے وقت اور بے جان جسم کی طرح تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی محض اس کے جسم کو بچا لیا اور اسے مٹی میں ملنے سے اور عام جسموں کی طرح گل سڑ جانے سے ایک بے جان جسم کی طرح رکھ دیا تاکہ اس کا ڈھانچہ بلا روح دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو گویا ایسے وقت میں اس کا ایمان لانا اس کی روح کو جو کہ اس کا اصل وجود تھا کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا۔

اس سارے واقعہ اور فرعون کی ہلاکت سے انسان کو یہ سبق ملتا ہے کہ اسے ایمان لانے اور نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے اور جب بھی کوئی نیکی کا کام کرنے کی تحریک اس کے دل میں پیدا ہو یا سچائی پر ایمان لانے کی تحریک ہو تو اسے مزید تاخیر نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ موت یا عذاب الٰہی کا کوئی معین وقت انسان کے علم میں نہیں ہوتا اور آخری وقت کا ایمان لانا رسمی ایمان ہوتا ہے جس کا زیادہ سے زیادہ انتہائی فائدہ پہنچتا ہے جتنا فرعون کو پہنچا یعنی محض اس کے ڈھانچہ یعنی بدن کو

ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا

ہونے اور تتر بتر ہونے سے بچایا گیا اور وہ بھی اس کے اپنے فائدہ یا ثواب کے لئے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ اس کا بے جان جسم دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو

## صداقت قرآن کی ایک قطعی دلیل

قرآن کریم کی یہ آیت اس کی صداقت کی ایسی زبردست اور ناقابل انکار دلیل ہے کہ از روئے انصاف اسلام کا کوئی متعصب سے متعصب دشمن بھی اسے تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ قرآن کریم کے نزول سے دو ہزار سال قبل کا ایک ایسا واقعہ اس آیت میں درج ہے جو نہ کسی کتاب یا پرانے صحیفے یا آثار سے معلوم کیا جا سکتا ہے اور نہ کہیں سے سنا جا سکتا تھا اور پھر اس کے تین چار ہزار سال بعد وہ خبر اور پیشگوئی من و عن پوری بھی ہو گئی یعنی فرعون کی لاش صحیح و سالم مل گئی جو کہ اب قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے ظاہر ہے کہ ایک ایسی بات جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تقریباً چودہ سو سال بعد وقوع میں آئی اس کا علم حضور کو سوائے وحی الٰہی کے اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا تھا اور یہی قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ وہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب نہیں بلکہ اس وحی الٰہی کا مجموعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت نبی اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی

## فرعون موسیٰ رعمسیس نہیں منفتاح تھا

جہاں تک بائیبل کا تعلق ہے گو اس میں بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کے حالات مذکور ہیں تاہم اس میں قطعاً ذکر نہیں کیا گیا کہ فرعون کے سمندر میں غرق ہو جانے کے بعد اس کی لاش کو کیا کیا گیا اور یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کی لاش بچ گئی اور محفوظ کر لی گئی۔ قرآن کریم بائیبل کے دو ہزار سال بعد وہ واقعات بیان کرتا ہے جو اس سلسلہ میں بائیبل کے تحریر کرنے والوں نے بیان نہیں کئے چنانچہ قرآن کریم کے بیان کردہ واقعات آخری زمانہ میں من و عن صحیح ثابت ہو کر اس کے کلام اللہ ہونے پر مہر ثبت کرتے ہیں

فرعون موسیٰ کا نام منفتاح تھا بعض مفسرین اور مؤرخوں نے غلطی سے رعمسیس سمجھ لیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اس بارہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض مفسروں نے اس فرعون کا نام رعمسیس لکھا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے رعمسیس وہ فرعون تھا جس نے حضرت موسیٰ کو پالا تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ کی نبوت کا زمانہ وہ ہے جبکہ اس کا دوسرا بیٹا منفتاح تخت حکومت پر بیٹھا۔ بائیبل میں بھی اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ موسیٰ کی پیدائش کے وقت بنی اسرائیل رعمسیس نامی شہر بناتے تھے (خروج باب ۱ آیت ۱۱) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ کا نام رعمسیس تھا پھر خروج باب ۲ آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ وہ بادشاہ مر گیا اور دوسرے کے پاس موسیٰ آئے پس رعمسیس کا بیٹا منفتاح تھا جس کے پاس موسیٰ آئے تھے اور وہی غرق ہوا تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۲۵)

## قابل صد عبرت لاش

احرام مصر دیکھنے کے بعد دوسرے روز ہم فرعون موسیٰ کی لاش بچشم خود دیکھنے کی غرض سے قصر النیل کے قریب قاہرہ کا عجائب گھر دیکھنے گئے۔ چنانچہ دیگر تاریخی اور ہزاروں سال پرانی ممیائی یعنی حنوط شدہ لاشوں وغیرہ ملاحظہ کرنے کے بعد منتظمین کی اجازت سے ہم نے فرعون موسیٰ منفتاح کی قابل صد عبرت و نفرت لاش بھی بار بار بغور دیکھی اور اپنے ایمان کو تازہ کیا کیونکہ وہ لاش جہاں بنی نوع انسان کے لئے عبرت و موعظت کا سامان بہم پہنچاتی ہے وہاں وہ اہل حق کے لئے بھی خدا کے وجود اس کی صداقت اور اس کی مقدس کتاب قرآن کریم کی صداقت اور رسول کریم صلعم کی سچائی کو مزید ثابت کرتی ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے

خدائی کا مدعی یہ شخص واقعی ایک کھدرے سے وجود کا پستہ قد اور دبلا سا انسان معلوم ہوتا ہے جس کے چہرہ سے تکبر حماقت اور رعونت ظاہر ہوتی ہے

# سری لنکا میں ایک عیسائی منّاد سے مذہبی گفتگو

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

دارالتبلیغ کولمبو (سری لنکا) میں ایک دن صبح کے وقت ایک عیسائی منّاد تشریف لائے۔ علیک سلیک اور باہمی تعارف کے بعد انہوں نے خاکسار سے اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تبادلۂ خیالات کرنے کی خواہش کی۔ خاکسار نے بخوشی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ان سے کہا کہ وہ خود ہی پہلے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

پادری صاحب نے اپنی وہی پرانی اور غیر منطقی باتیں بیان کرنا شروع کیں جنہیں ہم ہمیشہ سے سنتے آرہے ہیں۔ یعنی آدم نے گناہ کیا اس وجہ سے تمام بنی آدم پیدائشی گناہگار ہوئے اس موروثی گناہ سے انسان کو چھٹکارا دینے کے لئے خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو زمین پر بھیجا جس نے تمام گناہوں کو اپنے سر لے کر صلیب پر جان دے دی اور اب یسوع مسیح کی اس صلیبی موت پر ایمان لانے سے ہی نجات حاصل ہو سکتی ہے وغیرہ۔

جب انہوں نے اپنی گفتگو ختم کی تو خاکسار نے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ اس مسئلہ پر سے پہلے ہم بائیبل کو دیکھیں گے جو واضح الفاظ میں بتاتی ہے کہ:

"خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لئے اچھا تھا زمین سے اگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا ...... اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس دن تو نے اس میں سے کھایا تو مرا ...... تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں"۔

(پیدائش باب ۲ اور ۳)

بائیبل کے اس حوالہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

(۱) خدا نے آدم کو کہا کہ نیکی و بدی کی پہچان کے درخت کا پھل ہرگز نہ کھانا۔ اگر کھائیں گے تو مر جائیں گے۔

(۲) سانپ (یعنی شیطان) نے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے بلکہ تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔

(۳) آدم اور ان کی بیوی نے اس پھل کو کھایا لیکن نہیں مرے بلکہ دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔

ظاہر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ایک نیک اور پاکیزہ مقصد کی خاطر ہی پھل کھایا تھا کہ اس کے کھانے سے انہیں نیکی اور بدی کی پہچان ہو سکے اور وہ خداوند خدا کی مانند یعنی اس کی صفت سے متصف ہو جائیں۔ یہ کوئی ایسا بھیانک گناہ نہیں کہ اسے معاف ہی نہ کیا جا سکے اسے ہم ایک بھول یا زیادہ سے زیادہ اجتہادی غلطی کہہ سکتے ہیں۔

بائیبل کے مذکورہ حوالہ کی رو سے خدا نے کہا تھا کہ آدم وہ پھل کھائیں گے تو مر جائیں گے۔ لیکن شیطان نے کہا کہ نہیں مریں گے۔ جب دونوں نے پھل کھایا تو نہیں مرے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ نعوذ باللہ خدا کی بات جھوٹی اور شیطان کی سچی ثابت ہوئی؟ بفرض محال اگر غلطی سے دونوں نے پھل کھا بھی لیا تو خدا نے ایسی بھیانک ، جو گناہ نہیں ، اور دائمی سزا دی جو کہ رحیم و کریم خدا کے شایان شان نہیں تھی جیسا کہ بائیبل کہتی ہے کہ:

"اس نے (خدا نے) عورت سے کہا کہ میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤں گا تو درد کے ساتھ بچے جنے گی"۔

(پیدائش ۳:۱۶)

"اور مرد سے کہا کہ مشقت کے ساتھ تو عمر بھر اس کی (زمین کی) پیداوار کھائے گا ...... تو اپنے منہ کے پسینہ کی روٹی کھائے گا"

(پیدائش ۳:۱۷)

حضرت آدم کے علاوہ زمین کو بھی خدا نے یہ سزا دی کہ

"زمین تیری وجہ سے لعنتی ہوئی ...... وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائے گی۔"

(پیدائش ۳:۱۹)

غور کیجئے کہ آدم اور ان کی بیوی کے ساتھ خداوند خدا کا کتنا بڑا ظلم اور ناانصافی ہے کہ حضرت آدم اور آپ کی زوجہ نے نیک مقصد اور نیک نیتی کے ساتھ اور اپنے آپ کو خدا کی صفت سے متصف کرنے کی نیت سے ایک اجتہادی غلطی کے پیش نظر بھول کر ایک پھل کھا لیا تھا اس کی اتنی بڑی سزا خدا نے نہ صرف ان دونوں کو دی بلکہ بنی آدم کو بھی ہمیشہ کے لئے اس کا سزاوار بنا دیا اور آئندہ ہر عورت درد زہ کے ساتھ بچے جنے گی اور ہر مرد اپنے منہ کے پسینہ کے ساتھ یعنی سخت محنت اور مشقت اٹھا کر زندگی بسر کرے گا۔ اور بے چاری زمین خواہ مخواہ لعنتی بنی۔

اس پر بھی خدا کا غیظ و غضب ٹھنڈا نہ ہوا۔ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو زمین میں بھیج کر تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کو اس بے چارے معصوم کے سر تھوپ کر اور اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال کر صلیب کے ذریعہ لعنتی موت سے مار ڈالا اور یہ کہا کہ جو شخص اس کی صلیبی موت پر ایمان لائے گا وہ اپنے موروثی گناہ سے نجات حاصل کر لے گا۔

سوال یہ ہے کہ آیا اس لعنتی موت پر ایمان لانے کے نتیجہ میں مذکورہ دائمی سزا سے ہر مرد اور عورت کو نجات ملی یا نہیں جو ہمیں تو یہی نظر آتا ہے کہ باوجود یسوع کی لعنتی موت اور اس پر ایمان لانے کے یہ دائمی سزا جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔

جب خاکسار نے بائیبل کی رو سے یہ تمام باتیں اس عیسائی منّاد کے سامنے رکھیں تو ان کے پسینے چھوٹ گئے اور ایسا معلوم پڑتا تھا کہ اس سے پہلے کسی احمدی مبلغ سے ان کا واسطہ نہیں پڑا تھا وہ کہنے لگے کہ بائیبل کے بارہ میں میرا اتنا گہرا مطالعہ نہیں ہے میں اپنے بڑے پادری صاحب سے گفتگو کر کے آپ کو جواب دوں گا۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے بڑے سے بڑے پادری صاحب سے پوچھ کر اس یا انہیں ساتھ لے آئیں ہم ان کی تسلی کر دیں گے۔ خاکسار نے مزید کہا کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق یسوع مسیح کی آمد کی غرض صلیبی موت مر کر نوع انسان کو گناہ سے نجات دلانا تھی۔ نیز صلیبی موت سے جی اٹھنے پر ہی عیسائی مذہب کی بنیاد رکھی گئی ہے جیسا کہ انجیل کہتی ہے۔

"اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ہے۔"

(کرنتھیوں ۱۵:۱۴)

اسی طرح ایک مشہور امریکن پادری ڈاکٹر ایس ایم زویمر بھی کہتے ہیں کہ:

"If our belief in the death of Christ on the Cross is wrong, then the whole Christianity is a false."

یعنی اگر یسوع مسیح کی صلیبی موت کے بعد جی اٹھنے کا عقیدہ غلط ہو تو ساری عیسائیت جھوٹی اور فاسد نکلے گی۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر یسوع مسیح کی آمد کی غرض ہی صلیبی موت مر کر دنیا کے اس موروثی گناہ سے نجات دلانا تھی تو انہوں نے آتے ہی اس کے لئے کوشش اور تیاری کرنی چاہیئے تھی لیکن اس کے برخلاف آپ اس صلیبی موت سے بچنے کے ذرائع [illegible] اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا [illegible] [illegible] دعا [illegible] اور [illegible]

[illegible] کو شیدو کرتے رہے کہ وہ بھی اس کے لئے دعائیں کریں (لوقا ۲۲: ۴۱ تا ۴۴) نہ صرف یہ بلکہ صلیب پر آپ نے بڑی آواز سے چلا چلا کر یہ دعا کی کہ "ایلی ایلی لما شبقتنی" یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ (متی ۲۷: ۴۶)

غرض یسوع مسیح کبھی نہ چاہتے تھے کہ صلیب کی اذیت ناک اور لعنتی موت سے دوچار ہوں کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یسوع مسیح اپنی آمد کے مقصد میں کوتاہی کر رہے تھے۔

پھر حضرت یسوع مسیح نے نیک و بد کی پہچان کے لئے ایک عظیم الشان نشان یہ بیان فرمایا ہے:۔

"خدا گنہگاروں کی دعا نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اس کی مرضی پر چلے تو وہ اس کی سنتا ہے"

(یوحنا ۹: ۳۱)

یعنی خدا تعالیٰ اپنے نیک دیانتدار بندوں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور ان لوگوں کی دعاؤں کو نہیں سنتا جو گناہ گار، زانی اور بدکار ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ حضرت یسوع مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لئے جو رو رو کر اور چلا چلا کر دعائیں کی ہیں آیا وہ قبول ہوئیں یا نہیں اگر قبول نہیں ہوئیں اور آپ (نعوذ باللہ) صلیب پر لعنتی موت مر گئے تو بقول یسوع مسیح کے (نعوذ باللہ) آپ ایک گنہگار اور بدکار تھے جن کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔

اگر خدا نے آپ کی دعائیں قبول کرکے صلیبی موت سے نجات دی تو موجودہ عیسائیت کا بطلان ثابت ہو جاتا ہے جس کی بنیاد ہی صلیبی موت پر ہے۔

انجیل ہمیں یہ کہتی ہے کہ خدا نے یسوع مسیح کی دعائیں قبول کی ہیں اور آپ کو صلیبی موت سے نجات دی ہے جیسا کہ خود یسوع مسیح کہتے ہیں:۔

"یسوع نے آنکھیں اٹھا کر کہا اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے" (یوحنا ۱۱: ۴۱، ۴۲)

[illegible] مسیح نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔"

(عبرانیوں ۵: ۷)

گویا خدا تعالیٰ نے یسوع مسیح کی موت سے بچانے کے لئے دعائیں قبول کیں اور اس طرح صلیبی موت سے بچا لیا۔

اس تفصیلی گفتگو کے علاوہ خاکسار نے مذکورہ عیسائی صاحب کو مندرجہ ذیل حوالہ جات نوٹ کرکے بھی دئے جن سے یسوع مسیح کی صلیبی موت سے نجات ثابت ہوتی ہے

متی ۱۲: ۳۹، ۴۰۔ یوحنا ۲: ۲۳، ۲۲: ۱۹-۳۸: ۱۹-۱۵: ۲۰ لوقا ۲۴: ۲۲-۳۹ و ۲۸: ۲۰ وغیرہ

خاکسار نے الوہیت وابنیت مسیح کی حقیقت پر بھی بائیبل کے مختلف حوالے عیسائی صاحب کو نوٹ کرکے دئے۔

یہ گفتگو قریباً تین گھنٹے تک ہوتی رہی اور اس عرصہ میں موصوف فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ کی زندہ تصویر بن کر میرا منہ تکتے رہے اور کسی سوال کا جواب دینے سے قاصر رہے۔

بالآخر وہ یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ وہ اپنے بڑے پادری صاحب کو لے کر آئیں گے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں ایک ماہ تک یہیں رہوں گا جب آپ چاہیں اپنے بڑے پادری صاحب کو لے کر آسکتے ہیں یا مجھے ان کے پاس لے جائیں۔

لیکن نہ بڑے پادری صاحب نے آنا تھا نہ وہ آئے!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری تبلیغ میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ نیک نتائج پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## پندرھویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں (بقیہ صفحہ)

بری ترقی کا [illegible] کام یہی ہے [illegible] ان میں سے [illegible] اور خشیت اللہ [illegible] پیدا کرنا ہے اس کے متعلق حضرت فضل عمر فرماتے ہیں بلکہ خوشخبری دیتے ہیں:۔

"دیکھو میں آدمی ہوں جو میرے بعد آئے گا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں [illegible] گی وہ اکیلا سب کچھ نہیں کر سکے گا تمہی لوگ ان کے ہاتھ پاؤں ہوگے پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنائے جاؤ گے۔

اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے استاد بن سکو اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔ ایک نادان اور جاہل استاد کسی شاگرد کو کیا پڑھا سکتا ہے۔" پھر فرماتے ہیں:۔

"علم بغیر خشیت اور تقویٰ کے ایک لعنت ہے [illegible] ثابت ہوتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## رمضان المبارک ۔ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ

## [illegible]

پس وہ افراد بہت خوش قسمت ہیں کہ جن کی زندگی میں ایک بار پھر یہ بابرکت ایام آرہے ہیں اور وہ ان [illegible] کو بہتر گزار رہے ہیں [illegible] پڑے ہوئے اور [illegible] سمجھا ہے اس ایام کو روزہ کی حالت میں ذکر الٰہی و تلاوت کلام پاک میں مشغول رہتے ہوئے ان راتوں کو بیدار رہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور [illegible] دعائیں کرتے گزار دیں۔ [illegible] افراد جو ان ایام [illegible] کما حقہ فائدہ اٹھانے [illegible] اور سستیوں اور کوتاہیوں کو دور [illegible] کی کوشش کرتے [illegible] اور اپنی عاقبت کے لئے [illegible] زاد اکٹھا کر لیتے ہیں [illegible] شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان بابرکت ایام کی برکتوں اور رحمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے اور اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازے آمین یا ارحم الراحمین۔

جاوید اقبال اختر

## اخبار احمدیہ

مورخہ ۲۸/۶/۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت محترم مولوی محمد عبد الرشید صاحب سابق مبلغ امریکہ کے اعزاز میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک اور محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب [illegible] معزز مہمان کا تعارف کرایا [illegible] محترم مولوی محمد عبد الرشید صاحب نے اپنے تبلیغی حالات سنائے [illegible] ۱۵ [illegible] محترم [illegible] صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف [illegible] کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے ☆ ۔۔۔ مورخہ ۲۵/۶/۸۱ کو محترم [illegible] احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ پاسپورٹ پر [illegible] رشتہ داروں [illegible] کی غرض سے پاکستان کے لئے روانہ ہوئے [illegible]

☆ ۔۔۔ محترم [illegible] صاحب ناظر بیت المال آمد کو چند دنوں سے [illegible] چل رہی [illegible] کے لئے دعا کی درخواست ہے اسی طرح [illegible] بیمار چلے آ رہے ہیں دعا [illegible]

## تصحیح

[illegible] ظاہر [illegible] صفحہ پر [illegible] محمد احمد صاحب ناصر [illegible] ایڈ [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] ہوا [illegible] تلاوت [illegible] سے مطابق [illegible]

# قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موجودہ مالی سال کا نصف قریب الاختتام ہے۔ اس عرصہ میں مجالس کے مجموعی بجٹ کے مطابق کم ازکم نصف چندہ جات کی ادائیگی ضروری تھی۔ مگر تاحال بعض مجالس کے چندہ جات کی وصولی کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ لہذا تمام قائدین اپنی اپنی مجلس کے چندہ جات کا جائزہ لے کر فوری طور پر چندہ وصول کرکے ارسال فرمادیں۔

ایڈیشنل ناظم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

## درخواست دعا

میرے بڑے بھائی مکرم لطیف احمد صاحب خالد ابن شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی ایک ماہ سے بوکوم (مغربی جرمنی) کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بندش پیشاب۔ شوگر اور دل کی کمزوری کی وجہ سے ایک آپریشن ہوچکا ہے۔ اُن کے اہل و عیال بھی ساتھ ہیں۔ تمام درویشانِ کرام و احبابِ جماعت سے اُن کی صحت کاملہ کے لئے دُعائے خیر کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دُعاؤں کو قبول فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ آمِین۔

خاکسار:- رشید احمد ناصر۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۰۳۱۔ ابوظبی۔

## رُکن مجلس خدام الاحمدیہ کا خوبصورت بیج

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایات کے مطابق محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی راہنمائی میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے پیتل کا ایک خوبصورت اور دیدہ زیب سہ رنگا بیج (Badge) تیار کروایا ہے جس پر کلمہ طیبہ، آیت قرآنی استبقوا الخیرات، اور "رُکن مجلس خدام الاحمدیہ" کے الفاظ کے ساتھ منارۃ المسیح کا خاکہ بھی دیا گیا ہے۔ ڈائی کی تیاری کے سلسلہ میں قریباً ایک ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں جو مکرم بشیر الاسلام صاحب رُکن مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے اپنی طرف سے ادا کئے ہیں۔ بیج کی تیاری میں مکرم عبدالباسط صاحب قائد مجلس اور عزیزم رشید الدین پاشا صاحب نائب قائد نے خصوصی تعاون دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جو مجالس یہ بیج حاصل کرنا چاہیں وہ پانچ روپے فی بیج کے حساب سے قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے نام ارسال کریں۔ ڈاک خرچ اصل قیمت کے علاوہ ہوگا۔

خاکسار:- حمید الدین شمس فاضل

I/C. AHMADIYYA MUSLIM MISSION,
AHMADIYYA JUBILEE HALL
AFZALGUNJ, HYDERABAD (A.P.)
PIN. 500012.

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
حب اٹھرا
(سنہ ۱۹۱۱ء سے زیر استعمال)
(فی کورس ۲۵ روپے)
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۳۹۹۷

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
نرینہ اولاد گولی
(پچاس سالہ فیصد تجربہ دوا)
(فی کورس ۱۰۰ روپے)
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ - فون ۴۳۹۹۷

رحیم کاٹج انڈسٹری
ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین، پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, Rasool Building
MOHAMEDAN CROSS ROAD.
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

VARIETY CHPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور (یو-پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

ھو الشافی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۴۳۹۹۷
مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم نظام جان مکان نمبر ۳/۱۵ نزد کنڈرگارٹن سکول - ربوہ

## رمضان المبارک میں
# صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضُعفِ پیری یا کسی دُوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسلامی شریعت نے فدیۃُ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہُوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔ آمین ٭

# مجالس خدام الاحمدیہ اخبار بدر کی مستقل خریدار بنیں

ہفت روزہ بدر قادیان آپ کا واحد مرکزی ترجمان ہے۔ جس میں آپ کے لئے

- حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین رُوح پرور ارشادات
- جماعت کے اہل قلم حضرات کی بیش قیمت علمی وتحقیقی نگارشات ـــــ اور ـــــ
- بین الاقوامی سطح پر جماعت کی کامیاب تبلیغی۔ تربیتی۔ تعلیمی اور طبی مساعی پر مشتمل خوشکُن کارگُزاریوں کے علاوہ تنظیمی اعتبار سے بھی بہت سا مفید اور کارآمد مواد موجود ہوتا ہے۔ مثلاً ٭
- "بدر" کے ذریعہ آپ مرکزی تنظیم کی اہم تحریکات اور ہدایات سے متعلق بروقت راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔
- آپ کی مخلصانہ مساعی کی کارگُزاریاں "بدر" میں شائع ہو کر نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کا موجب بنتی ہیں بلکہ
- الدّال علی الخیر کفاعِلِہ کے ارشاد کے تحت یہ رپورٹیں دیگر مجالس کو بھی بیدار کرنے کا موجب بن کر نیکی کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں ـــ اندریں صُورت آپ کا جماعتی فرض ہے کہ :-

(الف)۔ آپ کی مجلس بدر کے کم از کم ایک پرچہ کی مستقل خریدار بنے۔ (ب) جو خدام ذاتی طور سے بدر کی خریداری کی توفیق رکھتے ہوں انہیں مناسب رنگ میں بدر کی سالانہ خریداری کی تحریک کریں۔ (ج) اپنی اہم مجلسی مساعی کی مختصر رپورٹیں بدر میں اشاعت کی غرض سے بروقت شعبۂ اشاعت کو بھجوانے کی کوشش کریں۔ (د) خدام کو ضروریاتِ حقّہ کے ماتحت اہم دینی وعلمی عنوانات پر مضامین تحریر کرنے کی جانب توجہ دلائی جائے۔ تاکہ وہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی فوج ظفر موج کے بہترین سپاہی بن کر میدانِ علم میں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی ان قومی اور جماعتی ذمّہ داریوں سے کماحقّہٗ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# باشرح چندہ جات کی ادائیگی لازمی اور موجب برکت ہے

نظارت بیت المال آمد کی طرف سے جو یہ بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کریں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد (بشمول مستورات) جس کا بصورت ملازمت۔ پنشن۔ زمینداری وغیرہ کوئی نہ کوئی ذریعہ آمد ہے اس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان اور خلفاء کرام کی طرف سے مقرر کردہ معیار کے مطابق خدمتِ دین کے لئے اپنی کل آمد پر حسب ذیل شرح سے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات ادا کرنے چاہئیں :-

## آمد کی تعریف

ہر قسم کا سرمایہ خواہ وہ زمین۔ مکان۔ مشینری۔ روپیہ یا ذاتی ہُنر کی صُورت میں ہو اس سے جو آمدنی حاصل کی جائے گی اس پر چندہ واجب ہوگا۔ اسی طرح انعام۔ وظیفہ یا گزارہ جو نقدی کی صُورت میں حاصل ہو اس پر چندہ واجب ہوگا

(فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء)

۱۔ **حصہ آمد**: کُل ماہوار آمد ہر قسم کا ۱/۱۰ حصہ یا جتنے حصہ کی کسی موصی نے وصیت کر رکھی ہے

۲۔ **چندہ عام**: کُل ماہوار آمد ہر قسم کا ۱/۱۶ حصہ مثلاً اگر ماہوار آمد کی میزان ۴۰۰/- روپے بنتی ہے تو مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار چندہ عام ادا کرنا ضروری ہے۔

۳۔ **چندہ جلسہ سالانہ**: کُل ماہوار آمد ہر قسم کا ۱/۱۰ حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ جو سارے سال میں واجب الادا ہے۔ مثلاً اگر ماہوار آمد کی میزان مبلغ ۴۰۰/- روپے بنتی ہے تو مبلغ چالیس روپے سارے سال میں ماہوار مساوی اقساط کی صُورت میں یا جلسہ سالانہ سے قبل یکمشت ادا کرنا ضروری ہے۔

اِن لازمی چندہ جات کی ادائیگی اولین فرض ہے۔ اور یہی وہ چندہ جات ہیں جن کی مسلسل تین ماہ تک عدم ادائیگی کی صورت میں حضور علیہ السلام نے ایسے نادہند افراد کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیئے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے بزرگان نے احباب جماعت کے لئے مالی قربانی کا جو یہ معیار مقرر فرمایا ہے اس کی شرح اتنی قلیل ہے کہ ہر شخص جس کے دل میں سلسلہ کی خدمت کا درد ہے اور جس کے دِل میں اخلاص اور ایمان پایا جاتا ہے بآسانی اس کے مطابق چندہ ادا کر سکتا ہے۔ ایسے مخلصین کے اموال اور نفوس میں خیر وبرکت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُعا فرمائی ہے۔ اگر کوئی بھائی یا بہن اپنی صحیح آمد پر مقررہ معیار کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرتا ہے تو وہ ضرور حضور علیہ السلام کی دُعاؤں سے حصہ پائے گا۔ اور اُن کے اموال اور نفوس میں برکت دی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہُوں کہ اس کے مال میں دُوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی"

نیز فرمایا:- "جو شخص ایسی ضروری مہمات (مراد غلبہ اسلام اور احمدیت کی ترقی۔ ناقل) میں مال خرچ کرے گا میں اُمید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ ....... وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

پس احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ احمدیت کی ترقی اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کر کے اپنے اموال کو اپنے لئے خیر وبرکت کا موجب بنالیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی مقدر ہو چکی ہے۔ مگر خوش قسمت ہیں ہمارے وہ بھائی اور بہنیں جو بزرگان کی طرف سے قائم کردہ معیار کے مطابق مالی قربانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات سے حصہ پاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۱ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی۔۳